ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ
اسلامیات
چوتھی جماعت کے لیے
دعوت اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

کتاب پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجیے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے
عظمت اور بزرگی والے۔ (مستطرف، ج ۱،ص ۴۰، دارالفکر بیروت)

ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ

اسلامیات

چوتھی جماعت کے لیے
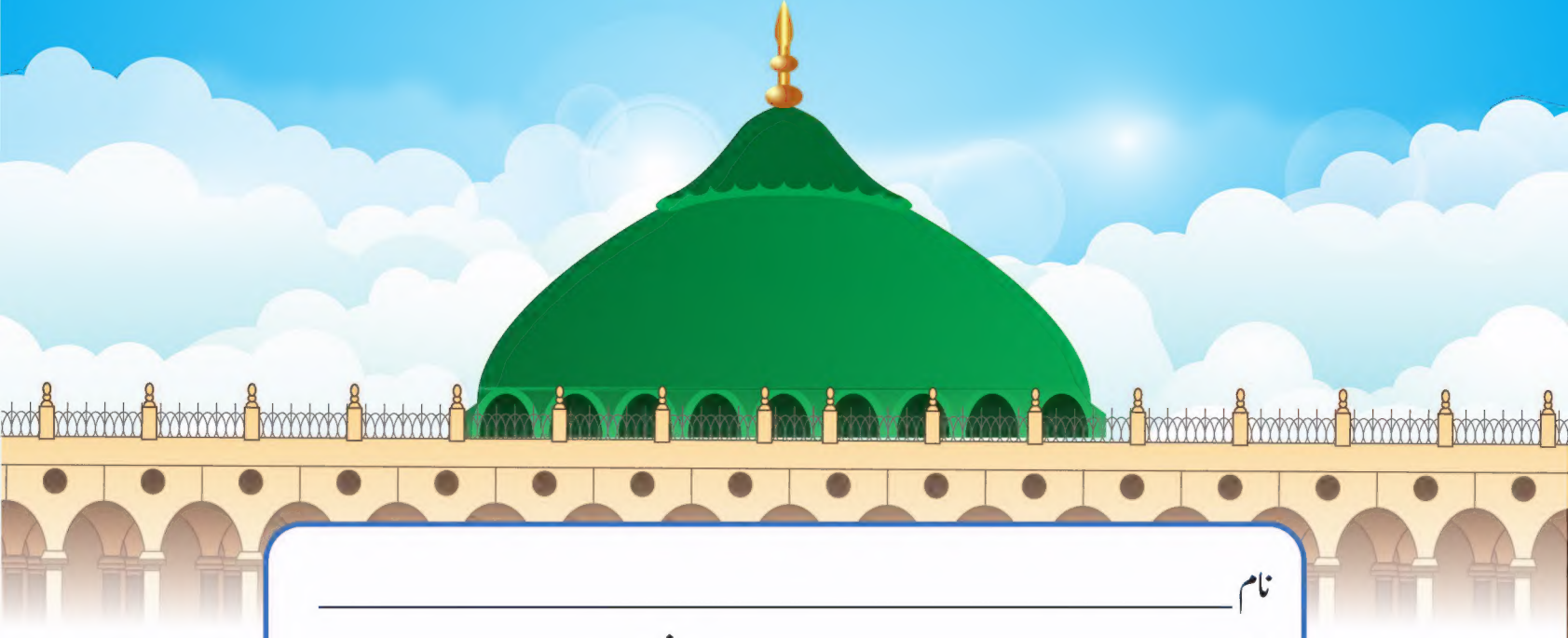
نام ________________

ولدیت ________________ فون ________________

کلاس ________________ سیکشن ________________

ایڈمیشن آئی۔ڈی ________________ جی۔آر نمبر ________________ رول نمبر ________________

اسکول ________________

شعبۂ اسلامیات

دار المدینہ شعبۂ نصاب (دعوتِ اسلامی)

پبلشر

دار المدینہ پبلی کیشنز
پہلی اشاعت ۲۰۱۷
ISBN 978-969-691-014-5

تیاری و پیش کش

شعبۂ نصاب، دار المدینہ
ای میل: curriculum@darulmadinah.net

دار المدینہ (انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم) ان ممالک میں موجود ہے

پاکستان | بھارت | سری لنکا | برطانیہ | ریاست ہائے متحدہ امریکا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ” اسلامیات (چوتھی جماعت کے لیے) “ مطبوعہ دار المدینہ پبلی کیشنز پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔
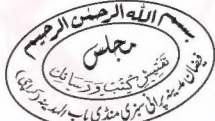
تاریخ: ۱۷ جنوری ۲۰۱۷

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

ہمارا ساتھ دیجیے۔

دار المدینہ (انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم) کا بنیادی مقصد شریعت کے تقاضوں کے مطابق معیاری دینی و دنیوی تعلیم فراہم کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے تعاون کی مدنی التجا ہے۔

Dar-ul-Madinah Educational Support Fund

Title of Account : Darul Madina Educational Support Fund
Account No. : 010-1515-9
Bank : UBL Ameen
Branch : Main Branch M.A. Jinnah Road, Karachi
Branch Code : 0891
Swift Code : UNILPKKA
IBAN Code : PK97UNIL0112089101015159

For Sadqaat-e-Nafila

Title of Account : DAWATEISLAMI
Account No. : 0388841531000263
Bank : MCB Bank Limited
Branch : Cloth Market Branch, Karachi
Branch Code : 0063
Swift Code : MUCBPKKA
IBAN Code : PK20MUCB0388841531000263

مزید معلومات اور آن لائن عطیات جمع کروانے کے لیے ہماری ویب سائٹس وزٹ کیجیے۔
www.darulmadinah.edu.pk | www.dawateislami.net | donation.dawateislami.net

پیش لفظ

علم وہ نور ہے جو انسان کو کفر و شرک اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالتا اور جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ فی زمانہ اسکول کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل اسلامیات کی کتاب کی تدریس کو ہی اسلامی تربیت کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تربیت کا آغاز بچے کی کس عمر اور کس علم سے ہونا چاہیے اس حوالے سے اہلِ فن کی آراء اگرچہ مختلف ہو سکتی ہیں، البتہ اسلام میں بچے کی تربیت کا آغاز پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دے کر کیا جاتا ہے، گویا ابتدا ہی سے بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور نماز کے بارے میں آگاہی دے دی جاتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف انداز سے تربیت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

یوں تو ہر مسلمان کے لیے عبادات و اخلاقیات اور اپنی ضروریات کے مسائل سے آگاہ ہونا اور عملاً ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے، بالخصوص طلبہ و طالبات کو باعمل مسلمان بنانے کے لیے ہمیں جُہدِ مسلسل کرنا ہوگی۔ امت مسلمہ کے نونہالوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا دعوتِ اسلامی کے شعبہ دارالمدینہ نے اُٹھایا ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دینی و عصری عُلوم کے حسین امتزاج پر مشتمل نظامِ تعلیم متعارف کروانے کے لیے دارالمدینہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کا ایک ذیلی شعبہ "شعبہ نصاب" ہے جہاں علمائے کرام کی زیرِ نگرانی دیگر مضامین کے علاوہ اسلامیات کی درسی کتب کی تیاری کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلامیات کی یہ سیریز پرائمری کلاسز کے مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل پہلی، دوسری اور تیسری کلاس کی کتابیں شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ سیریز تیار کرتے وقت طلبہ کی عمر اور دینی ضرورت کے مطابق موضوعات و مضامین کو مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پہلے باب کو مختلف دُعاؤں، قرآنی سورتوں اور نماز کے اذکار سے مزین کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، آسمانی کتابوں، جنت و دوزخ اور فرشتوں پر ایمان کے ساتھ ارکانِ اسلام کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ طلبہ صحیح اسلامی عقائد سے آشنا ہو کر بدمذہبی اور گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ تیسرے باب میں عبادات و طہارت کے مسائل و احکام آسان طریقے سے سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مختصر اور جامع انداز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ طلبہ بچپن ہی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ سے آشنا ہو کر اپنی زندگی اس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ پانچویں باب میں اخلاق و آداب کو عام فہم انداز میں شامل کیا گیا ہے جبکہ چھٹے باب میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک زندگیوں کے مختصر احوال شاملِ نصاب کیے گئے ہیں۔

اسلامیات کی موجودہ سیریز میں درج ذیل اُمور خاص اہمیت کے حامل ہیں:

- طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم انداز میں اسباق لکھے گئے ہیں۔
- قرآنی آیات اور منتخب سورتوں کا ترجمہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولا الحاج مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی کے آسان اردو ترجمہ "کنزالعرفان" سے لیا گیا ہے۔
- تمام احادیث و روایات مستند کتب سے لی گئی ہیں جن کے ناموں کی فہرست آخر میں "ماخذ و مراجع" کے نام سے دے دی ہے۔
- بہتر نتائج کے حصول کے لیے سبق کے آغاز میں مقاصد لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور طلبہ اہم باتوں پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔
- سبق کے آخر میں رہنمائے اساتذہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام ان سے استفادہ کرتے ہوئے طلبہ کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- مشقیں دلچسپ اور معیاری بنائی گئی ہیں نیز ایسی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو طلبہ و طالبات میں طلبِ علم کی جستجو کا سبب بنیں گی۔

حُسنِ نیت کے ساتھ کی جانے والی کوششوں کے باوجود اغلاط سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ والدین، اساتذہ کرام اور دیگر قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کو طلبہ و طالبات کے لیے بالخصوص اور دیگر قارئین کے لیے بالعموم اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اسلامیات

دارالمدینہ شعبہ نصاب (دعوتِ اسلامی)

”تربیت اولاد“ کے دس حروف کی نسبت سے
والدین کے لیے ”دس مدنی پھول“

1. اسلامی معاشرے کا بہترین فرد بنانے نیز بحیثیت والدین اپنی ذمہ داری احسن انداز میں نبھانے کے لیے اولاد کی بہترین تربیت بہت ضروری ہے۔ ابتدا ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت پیدا کرنے کے لیے اپنے گھر کو تلاوت ونعت وغیرہ کی برکتوں سے مالا مال رکھیے۔ مدنی چینل اس کا بہترین ذریعہ ہے۔
2. نماز کا عادی بنانے کی نیت سے بچوں کو شروع سے ہی نماز پڑھنے کا ذہن دیجیے اور سات سال کی عمر سے خصوصی تاکید کے ساتھ باقاعدہ نماز پڑھوایئے۔
3. سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتیں سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے اپنے گھر میں فیضانِ سُنّت کا درس جاری کیجیے۔
4. والدین، اساتذہ کرام اور بزرگوں کا ادب واحترام سکھانے کی نیت سے مکتبۃ المدینہ کی کتابوں سے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے واقعات سنایئے۔
5. اسلامی تعلیمات کے مطابق ذہن سازی کے لیے اچھے اخلاق، صبر وشکر، حُسنِ سلوک اور قرآن وسُنّت کے عامل بن کر اپنی اولاد کے سامنے عملی نمونہ پیش کیجیے۔
6. جھوٹ، غیبت، چغلی، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، بدنگاہی اور دیگر گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے رہیے۔
7. جسمانی نشوونما اور صحت کی درستی کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق حلال کمائی سے اچھی اور متوازن غذا بالخصوص دُودھ اور پھل وغیرہ کی ترکیب بنایئے۔
8. اپنے بچے کی تعلیمی کیفیت سے آگاہ رہنے کے لیے روزانہ ہوم ورک ڈائری چیک کیجیے اور وقتاً فوقتاً ہونے والی پیرنٹس ٹیچرز / پیرنٹس منیجمنٹ میٹنگز میں شرکت فرمایئے۔
9. غلطیوں کی اصلاح کے لیے بے جا مار پیٹ کے بجائے محبت نرمی اور حکمت کے ساتھ سمجھایئے۔
10. اپنی اولاد کو ہر وقت اپنی نیک دُعاؤں مثلاً علم وعمل میں برکت اور درازی عمر بالخیر وغیرہ سے نوازتے رہیے۔

فہرست

باب اوّل

حفظ و ناظرہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ‏ ﴿۱﴾ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ‏ ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ‏ ﴿۳﴾ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ‏ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾

سورۂ فیل زبانی یاد کر کے سُنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ قرآنی آیات والا سبق پڑھانے سے پہلے پُوچھ لیجیے کہ کن کن کا وُضو ہے، جن کا وُضو نہ ہو، اُنھیں وُضو کرنے کا کہیے کیونکہ قرآن پاک کی آیات کو بلاوُضو چُھونا حرام ہے۔
۲. طلبہ / طالبات کو سورۂ فیل درست تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کروائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۵ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

سورۂ قُریش زبانی یاد کر کے سُنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ / طالبات کو سورۂ قریش دُرست تلفّظ کے ساتھ زبانی یاد کروائیے۔
۲. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ قرآن مجید کی جو سورت یا آیت زبانی یاد کی جائے اسے ہمیشہ یاد رکھنا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ: جس نے قرآن مجید پڑھ کر بُھلادیا، وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حالت میں ملے گا کہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہوگا۔[1]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ○ اور تم لوگوں کو دیکھو کہ

یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ

اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ○ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

اس کی پاکی بیان کرنا اور اس سے بخشش چاہنا، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 30، سورۂ نصر)

سورۂ نصر زبانی یاد کر کے سُنائیے۔

۱ طلبہ/طالبات کو سورۂ نصر دُرست تلفّظ کے ساتھ پڑھوائیے نیز ترجمہ بھی یاد کروائیے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے۔

کلاس رُوم میں ایک مقابلہ منعقد کیجیے اور مختلف طلبہ / طالبات سے ایمان مجمل مع ترجمہ سُنیے۔

- طلبہ / طالبات کو ایمان مجمل زبانی یاد کروائیے۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ط
بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس لاکھ گناہ مٹادے گا اور دس لاکھ درجے بُلند کرے گا اور اُس کے لیے ایک گھر جنّت میں بنائے گا۔[2] (ترمذی، جلد 5، صفحہ 271، حدیث 3440)

رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ/طالبات کو بازار میں داخل ہوتے وقت کی دُعا زبانی یاد کروائیے اور اس کی فضیلت بھی اس طرح سمجھائیے کہ وہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلا سکیں۔

باب دوم

ایمانیات

تدریسی مقصد

- طلبہ/طالبات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت سے آگاہ کرنا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورج روزانہ مشرق سے طلوع ہوتا اور مغرب میں غُروب ہوتا ہے۔ دن اور رات روزانہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ چاند اور ستارے ایک خاص نظام کے مطابق رواں دواں ہیں۔ اسی طرح ہواؤں کا چلنا، بارش کا برسنا اور مختلف موسموں کا بدلنا الغرض کائنات کا سارا نظام بڑے اچّھے انداز سے چل رہا ہے۔

تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا انسان بھی یہ بات اچّھی طرح جان سکتا ہے کہ بے شک یہ زمین و آسمان، چاند، سورج اور ستارے، انسان و حیوان اور ساری مخلوق کسی نہ کسی کے بنانے سے ہی پیدا ہوئی ہے۔ آخر کوئی تو ایسی ذات ہے جو سب سے زیادہ طاقت اور قدرت کی مالک ہے۔ اُسی نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اور وہی ان سب چیزوں کو اپنے حُکم سے ایک نظام کے مطابق چلاتا ہے۔ 3

قُرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۠ (۱۶۳)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑی رحمت والا، مہربان ہے۔ (ترجمہ کنز العرفان: پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت 163)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی تمام تر صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اُسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ سارے عالم کو اُسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ ساری مخلوق اُس کی محتاج ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ساری مخلوق کو پالتا اور سب کو روزی عطا فرماتا ہے۔ وہ ہر کمال و خُوبی کا مالک اور ہر عیب اور بُرائی سے پاک ہے۔ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وہ واحد و یکتا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی اور کو اُس کی ذات و صفات یا افعال میں اُس کا شریک ٹھہرانا شرک ہے جو سب سے بڑا گُناہ ہے۔ کسی کو اُس کا شریک ماننا گویا دو خُدا ماننا ہے حالانکہ اگر دو خُدا ہوں تو نظامِ عالم تباہ ہو جائے۔ اِس کو یوں سمجھیے کہ اگر کسی مُلک میں دو بادشاہ ہوں اور دونوں کے اختیارات برابر ہوں تو ہر بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق مُلک کا نظام چلانے کی کوشش کرے گا۔ اِس طرح مُلک کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اگر ایک سے زائد خُدا ہوتے تو کائنات کا نظام بھی درہم برہم ہو جاتا۔ جیسا کہ قُرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان و زمین تباہ ہو جاتے۔
(ترجمہ کنز العرفان: پارہ 17، سورۂ انبیاء، آیت 22)

جو شخص توحید پر یقین رکھتے ہوئے فوت ہوا وہی آخرت میں کامیاب ہوگا۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو یہ جانتے مانتے ہوئے مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ جنّت میں داخل ہوگا۔[4]

الفاظ	رواں دواں	غُروب ہونا	طُلوع ہونا	درہم برہم
معانی	چلتاہوا۔جاری	ڈوبنا	نکلنا۔بُلند ہونا	اُلٹ پلٹ

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی تمام تر صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ سارا جہاں اُس کا محتاج ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ساری مخلوق کو پالتا اور سب کو روزی عطا فرماتا ہے۔
- اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی دوسرا خُدا ہوتا تو ساری کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔
- عقیدۂ توحید، آخرت کی حقیقی کامیابی کا ضامن ہے۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو سبق کی مدد سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت سے متعلق اچّھی طرح سمجھائیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ کائنات کا سارا نظام کون چلا رہا ہے؟

ب۔ سبق کی مدد سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چند صفات بیان کیجیے۔

ج۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی اور بھی خُدا ہوتا تو کیا ہوتا؟

د۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید کی بارے میں سبق میں بیان کی گئی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی تمام تر __________ کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ب۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ساری مخلوق کو __________ اور سب کو روزی عطا فرماتا ہے۔

ج۔ چاند اور ستارے ایک خاص __________ کے مُطابق رواں دواں ہیں۔

د۔ جو شخص توحید پر یقین رکھتے ہوئے فوت ہوا وہی آخرت میں __________ ہو گا۔

ہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سب چیزوں کو اپنے __________ سے ایک نظام کے مطابق چلاتا ہے۔

اطاعتِ رسول صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ والہٖ وسلّم

تدریسی مقصد • طلبہ / طالبات کو اطاعتِ رسول صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذہن دینا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا میں جتنے بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام بھیجے ان سب کے آنے کا مقصد یہی ہے کہ انکے ذریعہ انسان اپنے خالق کو پہچانے، اس کی وحدانیت کا اقرار کرے، کفر و شرک اور ہر قسم کی گمراہی و معصیت سے بچے، اپنے ربّ کے احکام سے واقفیت حاصل کرے اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دُنیا میں سب انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کے بعد تشریف لائے اس لیے آپ خاتم النبیین ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض کر دی ہے۔

قُرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔ (ترجمہ کنز العرفان: پارہ 26، سورۂ محمد، آیت 33)

نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میری ساری اُمّت جنّت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے میرا انکار کیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا! یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا انکار کون کرے گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے میرا انکار کیا۔ [5]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات دراصل اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے احکامات ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (ترجمہ کنز العرفان: پارہ 17، سورۂ انبیاء، آیت 22)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زندگی کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر ہر وقت جان قُربان کرنے کو تیار رہتے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو بھی حکم ارشاد فرماتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُس کے سامنے اپنا سر جُھکا دیتے تھے۔

ایک بار کوئی صاحب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُسے اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا: کیا

تم میں سے کوئی شخص چاہتا ہے کہ آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں لے ؟ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے تو کسی نے اُن سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور کسی کام میں لے آؤ۔ اُنھوں نے کہا کہ خُدا کی قسم! جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھینک دی ہے تو اب میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔ 6

عزیز طلبہ ! دیکھا آپ نے جب اُن صاحب کو یہ پتہ چلا کہ مسلمان مرد کے لیے سونا پہننا، ہاتھ میں انگارہ لینے کی طرح ہے تو پھر اُنھوں نے سونے کی انگوٹھی کو اُٹھانا بھی گوارا نہ کیا بلکہ وہ انگوٹھی چھوڑ کر چلے گئے۔ 7

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم اُنھیں مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت۔ 8

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قولی و عملی ہر طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں مصروف رہتے تھے۔ اُن حضرات کا کھانا پینا، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، اندازِ گفتگو اور عبادات و معاملات پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کے مطابق ہوا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وُضو کرنے کے بعد مُسکرانے لگے۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پوچھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے اسی مقام پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی وُضو کے بعد اس طرح مُسکراتے دیکھا تھا۔ 9

سُبْحَانَ اللہ! یہ ہے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشقِ رسول، کہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ہر ادا اور ایک ایک سُنّت کو اپنی زندگی کا حصّہ بنالیا کرتے تھے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات دراصل اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے احکامات ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیّبہ قرآنی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ سچّی بات کرتے ، بھوکوں کو کھانا کھلاتے، لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آتے۔ ہمیشہ سلام میں پہل فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں بھی اِن باتوں پر عمل کی ترغیب دلائی ہے۔ اسی طرح جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور لوگوں کا دل دُکھانے والے کاموں سے دُور رہنے کا ذہن بھی عطا فرمایا ہے۔

ہر مسلمان کی دلی خواہش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو جائے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور دُنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہمارے پیارے نبی حضرت سیّدنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا راستہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ ہم اسی راستے کو اپنا کر دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہو سکتے ہیں۔

الفاظ	اطاعت	تھامنا	قولی	سُرخرو
معانی	فرماں برداری	سہارا دینا	زبان سے کہی ہوئی	کامیاب

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض کردی ہے۔
- مسلمان مرد کے لیے سونا پہننا گویا دوزخ کا انگارہ ہاتھ میں لینا ہے۔
- ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات دراصل اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے احکامات ہیں۔
- آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔
- ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کر کے دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہو سکتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت درحقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی اطاعت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔
(ترجمہ کنز العرفان: پارہ 5، سورۂ نساء ، آیت 80)
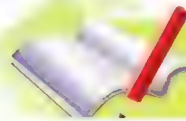
فکرِ مدینہ

کیا آپ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر عمل کرتے ہیں؟

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اطاعتِ رسول کے واقعات سُنایئے نیز اس کی اہمیت و فوائد بھی سمجھایئے۔
٢. طلبہ / طالبات کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح اپنی زندگی کے ہر معاملے میں اطاعتِ رسول کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ دُنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ب۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زندگی سے اطاعتِ رسول کے متعلق کیا سبق ملتا ہے؟

ج۔ قرآن مجید نے اطاعتِ رسول کے متعلق کیا حُکم دیا ہے؟

د۔ سبق میں بیان کی گئی حدیث مُبارکہ میں کس شخص کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انکار کرنے والا فرمایا گیا ہے؟

ہ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کن باتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر مسلمان پر ____________ کر دی ہے۔

ب۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے میری ____________ کی وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

ج۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکم پر ____________ قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔

د۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ____________ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے احکامات ہیں۔

ہ۔ ہر مسلمان کی دلی خواہش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ____________ ہو جائے۔

ہمارا دُشمن

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو جِنّات کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
- طلبہ/طالبات کو شیطان کے مکر وفریب سے آگاہ کرنا۔

انسانوں کی طرح جِنّات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے بہت پہلے جِنّات کو آگ سے پیدا فرمایا تھا۔ یہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر ہماری طرح کھاتے پیتے اور جیتے مرتے ہیں۔ اِن کے یہاں اولاد بھی ہوتی ہے۔ جِنّات میں بعض مسلمان اور بعض کافر ہوتے ہیں۔ ان میں سے شریر جِنّوں کو شیطان کہتے ہیں۔ سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے۔

حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے پہلے جنّات زمین پر رہتے تھے یہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ اُس وقت شیطان زمین و آسمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا اور جنّت میں رہتا تھا۔ (10)

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا اور فرشتوں کو اُن کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب فرشتوں نے حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے تکبّر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں۔ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم مِٹّی سے بنائے گئے ہیں۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ناراض ہو کر اُسے جنّت سے نکال دیا۔ اُس دن سے شیطان انسانوں کا دشمن بن گیا اور اب قیامت تک انسانوں کو بہکاتا رہے گا۔ اُسی کی وجہ سے انسانوں کے دل میں بُرے بُرے خیال آتے ہیں۔ انسان

آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ماں باپ اوراساتذہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔یہ سب کام شیطان کرواتا ہے۔وہ چاہتاہے کہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوناراض کریں اور قیامت کے دن اُس کے ساتھ جہنم میں جائیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ بڑا شیطان ابلیس روزانہ صبح سویرے چھوٹے شیطانوں کی ڈیوٹی لگاتا ہے اور اُنھیں زمین میں اِدھر اُدھر بھیج دیتا ہے۔چھوٹے شیطان سارا دن لوگوں سے طرح طرح کے بُرے کام کرواتے ہیں۔شام کوسب باری باری بڑے شیطان کے پاس آکر اپنے دن بھر کے کارنامے بتاتے ہیں۔بڑاشیطان سب کے کام سنتاہے جب کوئی شیطان یہ بتاتا ہے کہ آج میں نے فُلاں طالبِ علم دین کوپڑھنے سے روک دیا تھاتو یہ سُنتے ہی بڑاشیطان ابلیس خُوشی سے اُچھل پڑتا ہے اور اُسے گلے لگالیتاہے۔[11]

عزیز طلبہ دیکھا آپ نے !کہ شیطان ہمارا کتنا بڑا دشمن ہے۔یہ چھوٹے شیطانوں کے ذریعے ہمارے درمیان کتنی بُرائیاں پیدا کرتا ہے۔لہٰذا جب بھی دل میں کوئی بُرا خیال آئے توفوراًاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کراللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں آجایئے کہ شیطان کے فریب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں بچاسکتا۔اِس کے ساتھ ہی تمام بُرے کاموں سے بھی رُک جایئے۔

الفاظ	شریر	فریب	پناہ
معانی	شرارتی/بُرا	دھوکہ	حفاظت

- جِنّات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنھیں آگ سے پیدا فرمایا ہے۔
- جِنّوں میں بعض مسلمان اور بعض کافر ہوتے ہیں۔
- شریر جِنّوں کو شیطان کہتے ہیں، سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے۔
- شیطان نے تکبّر کی وجہ سے حضرت سیّدنا آدم عَلَیْهِ السَّلَام کو سجدہ نہ کیا۔ اِسی گُستاخی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ناراض ہو کر اسے جنّت سے نکال دیا۔
- جب دِل میں کوئی بُرا خیال آئے تو فوراً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں آجائیے۔

رہنمائے اساتذہ

١. اس سبق کے ذریعے طلبہ/طالبات کو جِنّات کے بارے میں بُنیادی معلومات فراہم کیجیے۔
٢. طلبہ/طالبات کو بتائیے کہ شیطان بھی ایک جن ہے۔
٣. طلبہ/طالبات کو بتائیے کہ جب شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات آئیں تو اُن سے بچنے کے لیے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ جِنّات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ شیطان کسے کہتے ہیں؟

ج۔ سب سے بڑا شیطان کون ہے؟

د۔ شیطان کو جنّت سے کیوں نکال دیا گیا؟

ہ۔ ہم شیطان کے فریب سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ انسانوں کی طرح جِنّات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ____________ ہیں۔

ب۔ جِنّوں میں بھی بعض مسلمان اور بعض ____________ ہوتے ہیں۔

ج۔ شیطان سارا دن لوگوں سے طرح طرح کے ________ کام کرواتا ہے۔

د۔ جب بھی دِل میں کوئی بُرا خیال آئے تو فوراً ____________ پڑھ لینا چاہیے۔

سوال نمبر ۳: اپنی کاپی میں چار ایسے کام تحریر کیجیے جو شیطان کرواتا ہے اور ہمیں اُن کاموں سے بچنا چاہیے۔

شیطان کا نام عزازیل تھا۔ یہ حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گُستاخی سے پہلے فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا۔

سوچ کر بتائیے

مخلوق میں سب سے پہلے کس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کی شان میں گُستاخی کی اور اُس کا انجام کیا ہوا؟

کیا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچنے کے لیے ایک دُوسرے سے لڑنے جھگڑنے سے باز رہتے ہیں؟

سچّے مسلمان

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو مسلمانوں کی صفات سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ/طالبات کو نیک کام کرنے کا ذہن دینا۔

دینِ اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ انسان کی دینی و دُنیاوی ترقّی کا ضامن ہے، لیکن اس کی برکتیں تب ہی ظاہر ہوسکتی ہیں جب اسے پُورا پُورا اپنایا جائے اور اس کے تمام اُصولوں اور قوانین پر عمل کیا جائے۔ اسلام کے ہوتے ہوئے کسی اور قوم یا مذہب کے طریقوں کو اپنانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً

اے ایمان والو اسلام میں پُورے پُورے داخل ہو جاؤ۔
(ترجمہ کنز العرفان: پارہ 2، سورۂ بقرۃ: آیت 208)

یعنی اسلامی احکام کی پُوری پُوری اتباع کرو اور انہی کے مطابق زندگی بسر کرو۔ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی پیروی درست نہیں۔ 12

کافروں اور بدکاروں جیسے طور طریقے اپنانے والا قیامت کے دن اُن ہی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا جب کہ نیک مسلمانوں کے طور طریقے اپنانے والا مسلمان قیامت کے دن اُن ہی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں اور اُن کی پیروی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

سورۂ مؤمنون میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کامیاب ہونے والوں کی جو نشانیاں بیان کی ہیں اُن کے مطابق یہ لوگ نہایت پابندی، دلجمعی اور عاجزی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ کسی بُری بات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بے حیائی والے کاموں سے بچتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نماز میں خُشوع و خُضوع کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو فضول بات سے مُنہ پھیرنے والے ہیں۔ اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 18، سورۂ مومنون، آیت 1-5)

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 11، سورۂ توبہ، آیت 119)

سچّا مسلمان وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کے بعد اپنی ساری زندگی اِسلامی اُصولوں کے مطابق گزارتا ہے۔ نماز، روزے کی پابندی کرتا ہے۔ قُرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے۔ غیبت، چُغلی، بہتان اور طرح طرح کی بُری باتوں سے پرہیز کرتے ہوئے لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ سے بچنے کی کوشش

کرتا ہے۔ اپنے گھر والوں، پڑوسیوں، رشتے داروں اور عام مسلمانوں سے اچھا سُلوک کرتا ہے۔ ماں باپ، اساتذہ اور بڑوں کا ادب و احترام کرتا ہے اور اُن کا کہنا مانتا ہے۔

بیان کردہ خُوبیوں میں عبادات کے ساتھ اخلاقی خُوبیوں کا بھی ذکر ہے۔ اخلاق ایسا خزانہ ہے کہ جس مؤمن کو نصیب ہو جائے اُسے دوسروں سے افضل بنا دیتا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچّھا ہے۔[13]

سچّا مسلمان بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہم پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کو اپنائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق زندگی بسر کریں۔

الفاظ	ضابطۂ حیات	سُلوک	دل جمعی
معانی	زندگی گزارنے کا طریقہ	برتاؤ، رویہ	تسلی، اطمینان

یاد رکھنے کی باتیں

- دینِ اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔
- کافروں اور بدکاروں جیسے طریقے اپنانے والا قیامت کے دن اُن ہی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔
- اخلاق ایسا خزانہ ہے کہ جس مؤمن کو نصیب ہو جائے اُسے دوسروں سے افضل بنا دیتا ہے۔
- لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچّھا ہے۔

مدنی پھول

کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[14]
(بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم، جلد 1، حدیث 10)

رہنمائے اساتذہ

١. اس سبق کے ذریعے طلبہ/طالبات کو نیک مسلمانوں کی صفات سے آگاہ کیجیے۔
٢. طلبہ/طالبات کو یہ ذہن دیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی حاصل کرنے کے لیے نیک لوگوں کی صفات اپنانا ضروری ہے۔

سوال نمبرا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ سورۂ مومنون میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نیک لوگوں کی کون سی خُوبیاں بیان فرمائی ہیں؟

ب۔ سچّا مسلمان کس طرح اپنی زندگی بسر کرتا ہے؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مُطابق سب سے اچّھا شخص کون ہے؟

د۔ سچّا مسلمان بننے کے لیے کن چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اِسلام کے ہوتے ہوئے کسی اور قوم یا مذہب کے طریقوں کو اپنانا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ____________ کرنا ہے۔

ب۔ سچّا مسلمان اپنی زندگی ____________ اُصولوں کے مُطابق بسر کرتا ہے۔

ج۔ دینِ اسلام مکمل ____________ ہے۔

د۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں اور اِن کی پیروی کرنے والوں کو ____________ فرماتا ہے۔

ہ۔ سچّا مسلمان لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ سے بچنے کی ____________ کرتا ہے۔
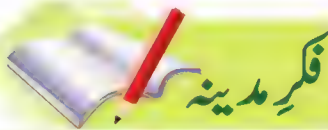
کیا آپ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

باب سوم
طہارت
و
عبادات

غُسل کیسے کریں؟

تدریسی مقصد
- طلبہ/طالبات کو غُسل کے فرائض اور مسنون طریقہ سکھانا۔

طہارت و پاکیزگی دینِ اسلام کی تعلیمات کا اہم حصّہ ہے۔ ہر مسلمان کا لباس صاف ستھرا اور بدن پاک ہونا چاہیے۔ نماز کے لیے لباس اور بدن کا پاک ہونا تو بہت ہی ضروری ہے۔ بدن کی پاکی حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں وُضو اور غُسل۔ البتہ اگر وُضو اور غسل پر قُدرت حاصل نہ ہو تو تیمم سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ وُضو کرنے کا طریقہ آپ سیکھ چکے ہیں آیئے اب غُسل کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

غُسل کرنے کا مسنُون طریقہ یہ ہے کہ غُسل کی نیت کر کے (میں پاکی حاصل کرنے کیلیے غسل کرتا ہوں) پہلے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین تین مرتبہ دھو لیجیے۔ پھر استنجا کیجیے، اگر بدن پر کہیں گندگی لگی ہو تو اُس کو دھو لیجیے۔ اِس کے بعد وُضو کیجیے جس طرح نماز کے لیے وُضو کیا جاتا ہے پھر سارے بدن پر اچّھی طرح پانی مل لیجیے۔ اب پہلے سیدھے کندھے پر تین بار پانی بہایئے پھر اُلٹے

اور پُورے بدن پر تین تین بار پانی بہائیے۔ اس دوران بدن کے ہر ہر حصے کو خُوب اچھی طرح مل کر دھوئیے اور خیال رکھیے کہ بدن کا کوئی حصّہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ اس دوران کوئی دُعا وغیرہ نہ پڑھیے، نہ ہی کوئی بات کیجیے۔

غُسل میں تین کام بہت ضروری ہیں، اُنھیں غُسل کے فرائض کہتے ہیں۔ اگر ان فرائض میں سے کوئی ایک فرض چھوٹ گیا یا کسی فرض میں کوئی کمی رہ گئی تو غُسل نہیں ہو گا۔ وہ تین فرائض یہ ہیں:

۱ کُلّی کرنا۔
۲ ناک میں پانی چڑھانا۔
۳ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

غُسل کرتے وقت کُلّی اس طرح کی جائے کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک سارے مُنہ میں پانی پہنچ جائے۔ روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجیے۔ ناک میں پانی چڑھاتے وقت یہ احتیاط ضروری ہے کہ ہڈی کے نرم حصّے تک پانی پہنچے اور ناک میں موجود بال بھی دُھل جائیں۔ اسی طرح سر کے بالوں سے لے کر تلوؤں تک جسم کے ہر ہر حصّے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔

رہنمائے اساتذہ

۱ طلبہ / طالبات کو غُسل کا سُنّت طریقہ اچھی طرح سمجھائیے۔
۲ غُسل کے فرائض اور سُنّتیں بالترتیب یاد کروائیے۔

الفاظ	تعلیمات	غرغرہ کرنا	مسنون
معانی	سکھائی گئی باتیں	حلق تک پانی پہنچانا	سُنّت کے مطابق

یاد رکھنے کی باتیں

- غُسل میں تین فرائض ہیں:
  - کُلّی کرنا۔
  - ناک میں پانی چڑھانا۔
  - سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔
- نماز پڑھنے کے لیے لباس اور بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- دورانِ غُسل بات چیت نہ کیجیے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھیے۔
- غُسل کے فرائض میں سے کوئی ایک فرض بھی چھوٹ گیا یا اس میں کوئی کمی رہ گئی تو غُسل نہیں ہو گا۔

بے لباس غُسل کرتے وقت قبلے کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ بدن کی پاکی حاصل کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

ب۔ غُسل کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ غُسل کے فرائض بیان کیجیے؟

د۔ غُسل میں اگر کوئی فرض چُھوٹ جائے تو کیا بدن پاک ہو جائے گا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ طہارت و پاکیزگی دینِ اِسلام کی ____________ کا اہم حصّہ ہے۔

ب۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اُس کا لباس صاف سُتھرا اور بدن ____________ ہو۔

ج۔ غُسل کرتے وقت پہلے ____________ کندھے پر تین بار پانی بہانا چاہیے۔

د۔ غُسل کے دوران کوئی ____________ وغیرہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

ہ۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا غُسل کا ____________ ہے۔
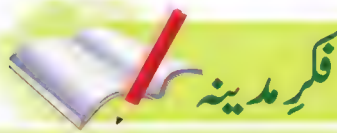
کیا آپ غُسل کرتے وقت اُس کے فرائض اور سُنّتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

نماز کے مُفسدات و مکروہات

تدریسی مقصد • طلبہ/طالبات کو نماز کے مُفسدات اور مکروہات سکھانا۔

نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری عبادت ہے۔ اسے انتہائی سُکون واطمینان سے ادا کرنا چاہیے۔ نماز کے دوران ہو جانے والے کچھ کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے نماز ٹُوٹ جاتی ہے اور دوبارہ صحیح طریقے سے نماز ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔ اُنھیں نماز کے مُفسدات کہتے ہیں۔ [15]

نماز کے چند مُفسدات یہ ہیں: نماز میں بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، جان بوجھ کر بات کریں، خطاءً (غلطی سے) کریں یا سہواً (بھول کر)، سوتے میں کریں، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کریں یا کسی کے مجبور کرنے سے، اگرچہ معلوم نہ ہو کہ بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا مگر غلطی سے منہ سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ یاد ہی نہ رہا کہ میں نماز میں ہوں۔ کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے۔
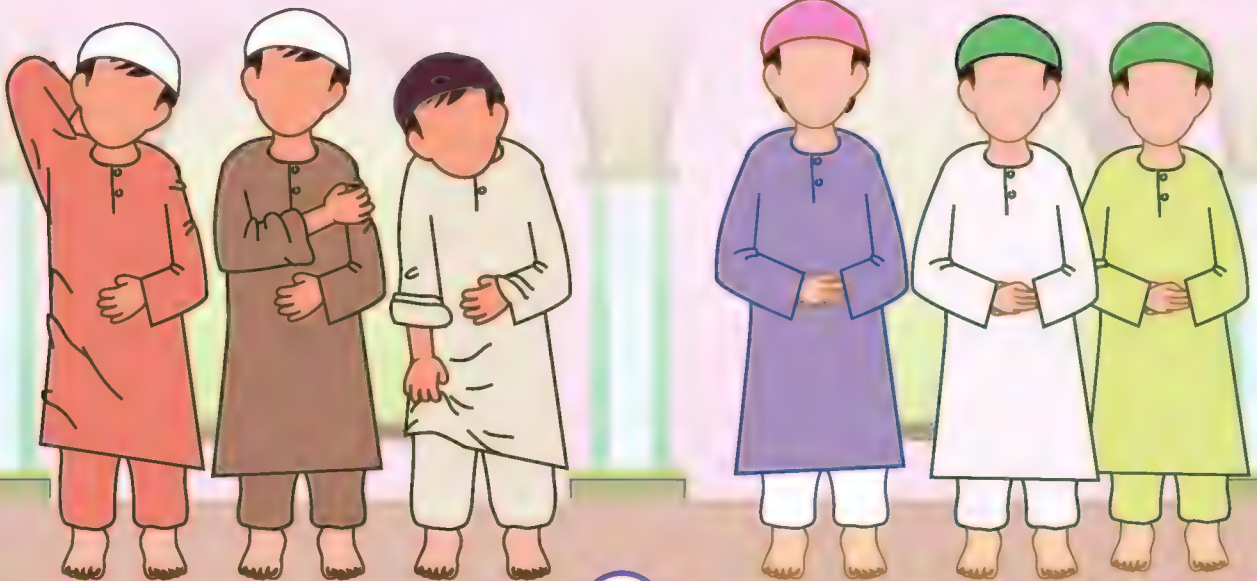
زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو توڑ دیتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو توڑ دیتا ہے۔ کسی شخص کو سلام کیا، عمداً (جان بوجھ کر) یا سہواً (بھول کر)، اگرچہ صرف اَلسّلامُ کہا تھا اور فوراً یاد آیا کہ سلام تو نہیں کرنا چاہیے اور سکوت کیا (خاموش ہو گیا) پھر بھی نماز فاسد ہو گئی۔

کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللہ کہا، نماز فاسِد ہو گئی۔ نماز میں چھینک آئے، تو خاموش رہے، اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہا تو نماز کے بعد کہہ لے۔ خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا، نماز فاسد ہو گئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہا کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی۔

عملِ کثیر جو نہ اعمالِ نماز میں سے ہو اور نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ عمل کثیر سے مراد ایسا کام جس کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر گمانِ غالب ہو کہ نماز میں نہیں اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو یہ عملِ قلیل ہے۔

رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نماز بھی ٹُوٹ جاتی ہے اور وُضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تِل چبائے بغیر نگل لیا یا کوئی قطرہ نمازی کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز ٹُوٹ جائے گی۔ اگر دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے کے دانے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔

نماز کے کسی ایک رکن (قیام، رکوع، سجدے یا قعدۂ اخیرہ وغیرہ) میں تین بار بدن کھُجانے سے بھی نماز ٹُوٹ جاتی ہے تین مرتبہ کھجانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک مرتبہ کھُجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا

پھر کھجایا پھر ہٹالیا، پھر کھجایا، یہ تین مرتبہ ہو گیا۔

سینے کو قبلے کی طرف سے پھیرنا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہتِ کعبہ سے پینتالیس درجے (45°) ہٹ جائے اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث (یعنی بے وُضو ہونے) کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہو گی۔

نماز کے اذکار پڑھنے میں بھی کچھ غلطیاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے نماز ٹُوٹ جاتی ہے مثلاً کسی نے تکبیرات انتقال (یعنی رکوع و سجدے میں آنے جانے کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے) میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز (لمبا) کیا آللہ یا آکبر کہا یا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔اسی طرح سورۂ فاتحہ میں کسی نے نَسْتَعِیْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِیْنُ پڑھا اور اَنْعَمْتَ کے بجائے اَنْعَمْتُ پڑھا تو نماز ٹُوٹ جائے گی۔اِس لیے نماز کے اذکار کی دُرُست ادائیگی ضروری ہے۔

کچھ کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے اور اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی واجب ہو گی ۔نماز کے چند مکروہِ تحریمی کام یہ ہیں: کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، آستین خواہ پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو۔ پیشاب، پاخانہ، یا ریاح (ہوا) کی شدید حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔یوں ہی نماز میں اُنگلیاں چٹخانا اور کمر پر ہاتھ رکھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کُل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، یوں ہی ناک اور منہ کو چُھپانا، جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔ [16]

یاد رکھنے کی باتیں

- نماز میں بات کرنے، کھانے پینے، قہقہہ لگا کر ہنسنے، عملِ کثیر کرنے، قبلے کی طرف سے سینہ ہٹا دینے سے نماز ٹُوٹ جاتی ہے۔
- نماز میں کپڑوں یا بدن سے کھیلنے، آستین کو آدھی کلائی سے اوپر چڑھانے، اُنگلیاں چٹخانے، امام سے پہلے رکوع و سجدہ میں جانے سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جاتی ہے۔
- نماز ٹُوٹ جانے کی صورت میں دوبارہ صحیح طریقے سے نماز ادا کرنی فرض ہو گی۔
- نماز میں مکروہِ تحریمی کام ہو جائے تو بھی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ لاپرواہی کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز بارگاہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قبول نہیں ہوتی۔ نماز مکمل اطمینان و سکون سے پُورے آداب کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔
٢. طلبہ / طالبات کو نماز کے مُفسدات اور مکروہات اچّھی طرح یاد کروائیے اور یہ بتائیے کہ یہاں چند مفسدات و مکروہات سکھائے ہیں، مزید مفسدات جاننے کے لیے بہار شریعت جلد 1 صفحہ 603 اور مکروہات جاننے کے لیے صفحہ 618 سے یا کتاب نماز کے احکام مطالعہ کیجیے۔
٣. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ اگر نماز میں مُفسدات اور مکروہات میں سے کوئی کام صادر ہو جائے تو صحیح طریقے سے نماز دوبارہ ادا کرنی ہو گی۔
٤. مکروہات و مفسدات سبق میں آسان کرکے دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ معزز اساتذہ کرام کو چاہیے کہ مزید مثالوں کے ذریعے عملی طور پر مُفسدات و مکروہاتِ نماز طلبہ / طالبات کو ذہن نشین کروائیں اور اس کا جائزہ بھی لیں کہ یہ مفسدات و مکروہات اُنھیں یاد ہو گئے ہیں۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ نماز کے مُفسدات سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نماز کے دوران سلام کا جواب دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

ج۔ نماز کے دوران چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا کیسا ہے؟

د۔ نماز میں مکروہِ تحریمی کام ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل میں سے نماز کے مُفسدات اور مکروہات الگ الگ کالم میں لکھیے۔

- کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔
- نماز میں کسی قسم کی بات کرنا۔
- نماز میں سلام کا جواب دینا۔
- نماز میں کھانا پینا۔
- نماز میں چھینک کا جواب دینا۔
- عملِ کثیر کرنا۔
- اُنگلیاں چٹخانا۔
- آستین کو آدھی کلائی سے چڑھانا۔
- نماز میں زور سے قہقہہ لگانا۔

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری ____________ ہے۔

ب۔ نماز انتہائی سُکون و ____________ سے ادا کرنی چاہیے۔

ج۔ دورانِ نماز کھانے پینے سے نماز ____________ جاتی ہے۔

د۔ نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز بھی ٹُوٹ جاتی ہے اور ____________ بھی۔

ہ۔ جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ____________ ہے۔

باب چہارم
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

تدریسی مقاصد

- طلبہ / طالبات کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے آگاہ کرنا۔
- نزولِ وحی کی ابتداء اور اعلانِ نبوت کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- کافروں کے ظُلم و ستم اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ثابت قدمی کے بارے میں بتانا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچپن سے ہی ہمیشہ بُرائی سے دُور رہتے اور نیکی و عبادت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ سچی بات کہتے، جو وعدہ کرتے اُسے پُورا فرماتے، دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرتے، مصیبت زدہ اور پریشان حال لوگوں کی مدد فرماتے۔ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے اور غور و فکر میں مشغول رہتے۔
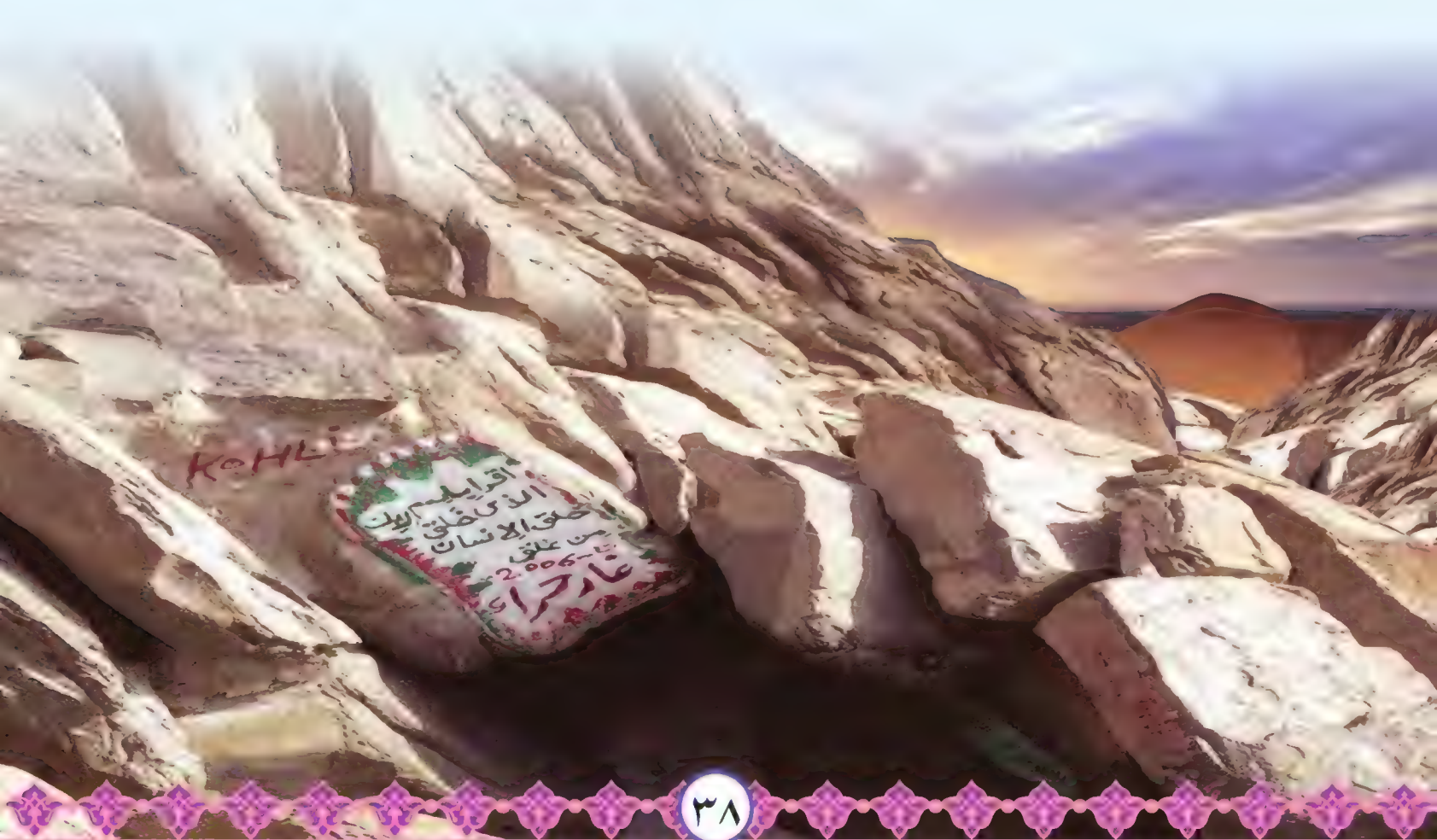
آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر کئی کئی دنوں تک غارِ حرا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہتے۔

غارِ حرا، مکہ مکرمہ میں جبلِ نور پر واقع ہے۔

جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمرِ مُبارک چالیس برس ہوئی تو ایک دن "غارِ حراء" میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی "اِقْرَاْ" یعنی پڑھیے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں "پڑھنے والا نہیں ہوں"۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے سینے سے لگایا اور پھر کہا "اِقْرَاْ" یعنی پڑھیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر یہی فرمایا کہ "میں پڑھنے والا نہیں ہوں"۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے تیسری مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہایت گرم جوشی کے ساتھ اپنے سینے سے لگایا اور کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 30، سورۂ علق، آیت 1-5)

یہ سب سے پہلی وحی تھی جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان آیتوں کو یاد کرکے گھر تشریف لے آئے۔ جب آپ نے حضرت سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے غارِ حرا میں پیش آنے والا سارا واقعہ بیان فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا زاد بھائی "ورقہ بن نوفل" کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب اُنھوں

نے سارا ماجرا سُنا تو کہنے لگے : یہ تو وہی فرشتہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس بھیجا تھا۔

کچھ دنوں بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دوبارہ وحی نازل ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسلام کی دعوت عام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق دینِ اسلام کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ تین سال تک لوگوں کو خُفیہ طور پر اسلام کی دعوت دی گئی۔ اس دوران کئی مَردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ مَردوں میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، عورتوں میں حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ، بچوں میں حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور غلاموں میں حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے پہلے ایمان لائے۔

ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صفا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے خاندان والوں کو جمع کرکے ارشاد فرمایا: اے میری قوم! اگر میں تُم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چُھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تُم لوگ میری بات کا یقین کرو گے؟ سب نے کہا: ہاں! ہاں! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات کا یقین کریں گے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچّھا تو پھر سُنو! میں تُم لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتا ہوں، اگر تُم لوگ ایمان نہیں لاؤ گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تُم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ یہ سُن کر تمام قریش جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چچا ابو لہب بھی تھا، سخت ناراض ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے۔[17]

اب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعلانیہ دینِ اسلام کی تبلیغ فرمانے لگے۔ یہ دیکھ کر تمام اہلِ مکہ آپ کے مخالف ہو گئے اور حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کو طرح طرح سے ستانے لگے۔ کفّارِ مکہ کبھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راستے میں کانٹے بچھاتے۔ کبھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسم مُبارک پر نجاست ڈال دیتے۔ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک کافر نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گلے میں چادر کا پھندہ ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دَم گھٹنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ دوڑ پڑے اور اُس کافر کو دھکا دے کر گرا دیا۔ اِس دوران اور کافر بھی آ گئے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سوچ کر کہ کفّار پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مزید تکلیف نہ پہنچائیں خود کفّار کے سامنے ہو گئے۔ اس کوشش میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ زخمی ہو گئے۔ [18]

جب کفّار ظلم و ستم کے باوجود آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسلام کی تبلیغ سے نہ روک سکے تو ایک دن ان کا سردار عُتبہ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا، اے محمد (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اگر آپ مکہ کے سردار بننا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم بہت سارا مال آپ کے قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر آپ کسی بڑے گھرانے میں شادی کرنا چاہتے ہیں تو ہم یہ بھی کر دیتے ہیں، مگر اپنی اس دعوت کو بند کر دیجیے۔ عُتبہ کی باتیں سُن کر حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں۔ عُتبہ ان آیتوں کو سُن کر بے حد متاثر ہوا۔ اس کا سارا بدن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کرنے لگا: بس کیجیے، میرا دل اِس کلام کی عظمت سے پھٹا جا رہا ہے۔ عُتبہ بارگاہِ رسالت سے واپس ہوا مگر اُس کے دل کی دُنیا میں ایک نیا انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ اُس نے واپس لوٹ کر سردارانِ قریش سے صاف

کہہ دیا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو کلام پیش کرتے ہیں وہ نہ جادو ہے نہ شاعری۔ لہٰذا میری رائے ہے کہ تم اُنھیں اُن کے حال پر چھوڑ دو۔

جب کفّار کا یہ حربہ ناکام ہو گیا تو وہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کو دھمکیاں دینے لگے۔ کفّار کی دھمکیاں سُن کر ابو طالب نے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا، پیارے بھتیجے! ایسا لگتا ہے کہ قریش ہم دونوں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ لہٰذا تم کچھ دنوں کے لیے دعوتِ اسلام روک دو۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چچا کی گفتگو سُن کر فرمایا: خُدا کی قسم! اگر قریش میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند رکھ دیں تو تب بھی اسلام کی دعوت نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سُن کر ابو طالب بھی جوش میں آ گئے اور کہنے لگے، جب تک میں زندہ ہوں کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ تم جو بھی کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔[19]

الفاظ	مشغول	خُفیہ	اعلانیہ	دریغ نہیں کریں گے	بیکا
معانی	مصروف	پوشیدہ	ظاہری	نہیں رُکیں گے	ٹیڑھا

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو بتایئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا جسم مبارک بھی نہیں بنا تھا۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 40 سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا۔

٢. اس سبق کے ذریعے طلبہ / طالبات میں اعلانِ نُبوّت اور دعوتِ اسلام کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں کے ساتھ کفار کے رویے اور مسلمانوں کے صبر و تحمل کو اس طرح اُجاگر کیجیے کہ طلبہ / طالبات میں دینِ اسلام کی راہ میں آنے والی تکالیف پر صبر و تحمل کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

٣. طلبہ / طالبات کو مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب سیرتِ مصطفٰی ص 117 سے 122 تک مطالعہ کر کے مسلمانوں پر کفّار کے ظلم وستم کی چند مثالیں بتایئے۔

یادرکھنے کی باتیں

- آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی غارِ حرا میں نازل ہوئی۔
- پہلی وحی میں سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔
- مَردوں میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، عورتوں میں حضرت سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، بچوں میں حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور غُلاموں میں حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے پہلے ایمان لائے۔
- دعوتِ اسلام سے روکنے کے لیے کافروں نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں پر بہت زیادہ ظُلم وستم کیے۔

کیا آپ جانتے ہیں

دوسری وحی میں سورۂ مدّثّر کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں۔

سوچ کر بتائیے

تورات اور انجیل کس کس نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئیں؟

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ غارِ حرا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

ب۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت کب اور کیسے شروع فرمائی؟

ج۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفا پہاڑ پر کیوں تشریف لے گئے؟

د۔ عُتبہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کیوں آیا تھا؟

ہ۔ ابو طالب کی بات سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ارشاد فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ______ سال تک لوگوں کو خُفیہ طور پر اسلام کی طرف بلاتے رہے۔

ب۔ کفّارِ مکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے میں __________ بچھاتے۔

ج۔ ابو طالب نے کہا ایسا لگتا ہے کہ قریش، ہم دونوں کو _________ پہنچانے سے دریغ نہیں کریں گے۔

د۔ ورقہ بن نوفل _________ اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔

ہ۔ کفّار نے کہا: ہم آپ کی بات کا یقین کریں گے کیونکہ آپ ہمیشہ _________ بولتے ہیں۔

سوال نمبر۳: مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ سب سے پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

ب۔ وحی لانے والے فرشتے کا نام بتائیے۔

ج۔ غارِ حرا کہاں واقع ہے؟

د۔ مَردوں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

ہ۔ عورتوں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات زبانی یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیے۔
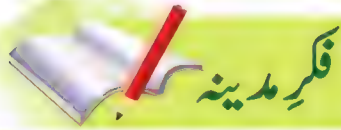
کیا آپ اپنے گھر والوں اور دوستوں وغیرہ کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں؟

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو ہجرت کے معنی اور مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ/طالبات کو پہلی اور دوسری ہجرت حبشہ کے بارے میں بتانا۔
- نجاشی کے دربار میں حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تقریر اور اس کے نتائج کے بارے میں بتانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے دیکھ کر مکہ کے کافر مسلمانوں کے خُون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ وہ لوگ آئے دن ظُلم وستم کے نئے نئے طریقے اختیار کرتے۔ جب مکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنی بے حد دُشوار ہو گئی اور مسلمانوں پر کافروں کے ظُلم وستم میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جا کر آباد ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔ [20] اور ہجرت کرنے والے کو مہاجر کہتے ہیں۔
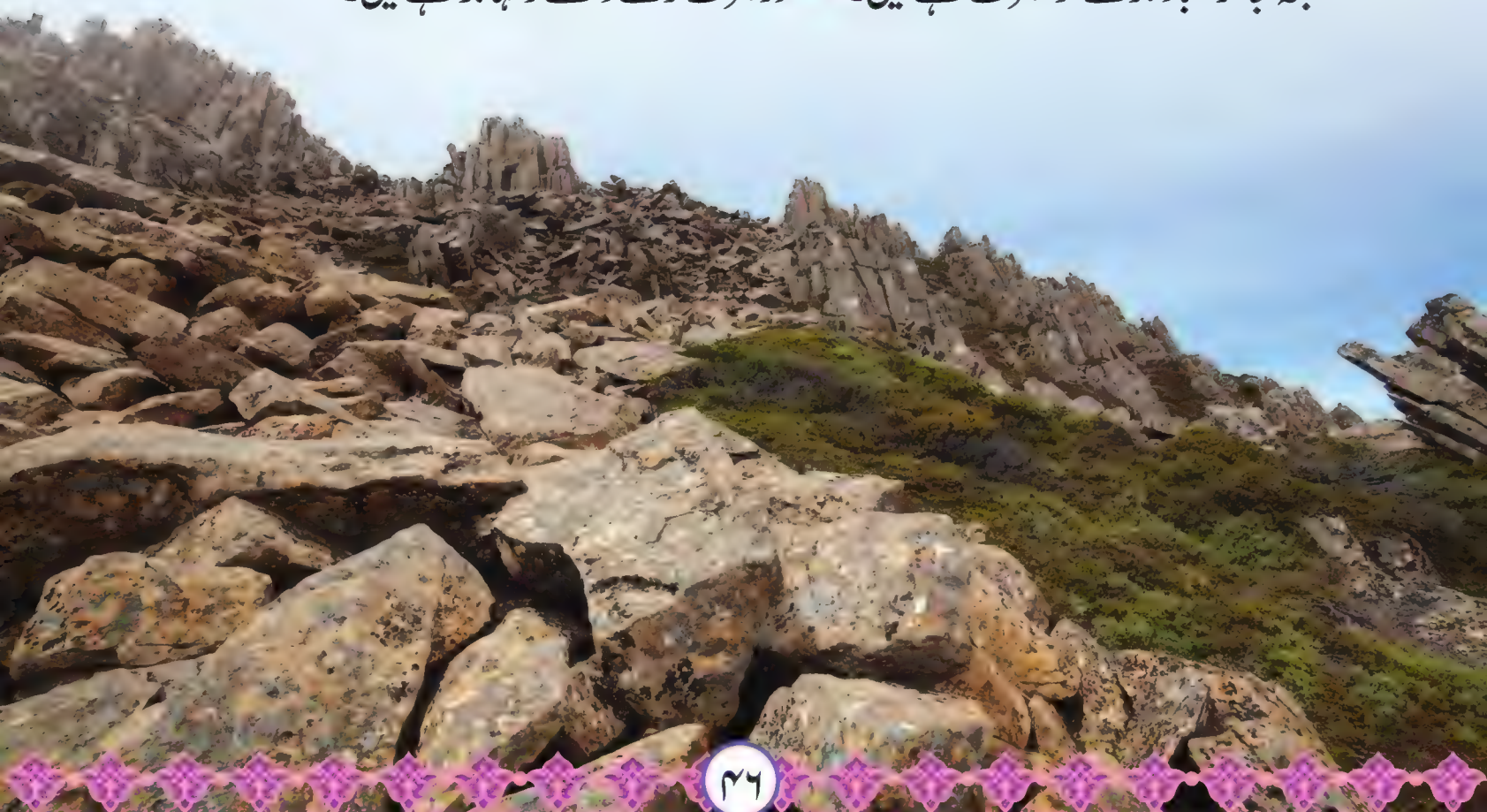
حبشہ برِّاعظم افریقہ کا ایک ملک ہے اس کا موجودہ نام ایتھوپیا ہے۔ یہاں کا بادشاہ ''نجاشی'' تھا۔ نجاشی عیسائی دین کا پیروکار تھا مگر بہت زیادہ انصاف پسند اور رحم دل انسان تھا۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے حُکم ملنے پر اعلانِ نُبوّت کے پانچویں سال گیارہ مرد اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اُن میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُ اور اُن کی زوجہ حضرت رُقیّہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہَا بھی تھیں جو حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری بیٹی ہیں۔ یہ حبشہ کی طرف مسلمانوں کی پہلی ہجرت تھی۔

حبشہ پہنچ کر مسلمان مہاجرین نے سُکھ کا سانس لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ ابھی صرف تین ماہ گزرے تھے کہ کفارِ مکہ کے مسلمان ہونے کی خبر پھیل گئی۔ مسلمان یہ خبر سُن کر حبشہ سے واپس لوٹ آئے مگر مکہ آکر پتا چلا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ بعض لوگ تو پھر حبشہ چلے گئے اور کچھ مکہ میں ہی چھپ کر رہنے لگے۔ لیکن کافروں نے اُنھیں ڈھونڈ لیا اور ان پر پہلے سے بھی زیادہ ظُلم کرنے لگے۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پھر مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اعلانِ نُبوّت کے چھٹے سال تراسی مرد اور اٹّھارہ خواتین نے حبشہ کی طرف دوسری بار ہجرت کی۔

کفار نے اپنے دو سفیروں ''عَمرو بن عاص'' اور ''عمارہ بن ولید'' کو قیمتی تحائف دے کر نجاشی بادشاہ کے دربار میں بھیجا۔ اُن دونوں نے نجاشی کے دربار میں پہنچ کر تحفے پیش کیے اور بادشاہ کو سجدہ کر کے فریاد کرنے لگے: اے بادشاہ! ہمارے کچھ مُجرم مکہ سے بھاگ کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں۔ آپ ہمارے اُن مُجرموں کو ہمارے حوالے کر دیجیے۔ یہ سُن کر بادشاہ نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں بُلایا۔ بادشاہ کے دربار میں حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے نمائندہ بن کر بات

چیت کے لیے آگے بڑھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دربار کے آداب کے مطابق بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا۔ بادشاہ کے درباریوں نے سجدہ نہ کرنے پر ٹوکا تو حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بڑی جرّأت سے فرمایا کہ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ عزَّوجلَّ کے سوا کسی کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے میں بادشاہ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بادشاہ کے سامنے اس طرح گفتگو فرمائی: اے بادشاہ! ہم لوگ شرک و بُت پرستی میں مبتلا تھے۔ لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، ظُلم و ستم اور طرح طرح کی بُرائیاں کرتے تھے۔ اللہ عزَّوجلَّ نے ہم میں سے ہی اپنا ایک رسول بھیجا۔ جن کا خاندان ہم سب میں اعلیٰ ہے اور وہ خود صادق وامین ہیں۔ اُنھوں نے ہمیں شرک و بت پرستی سے روک دیا اور صرف ایک خُدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ ہر قسم کے ظُلم و ستم اور تمام بُرائیوں سے منع فرمادیا۔ ہم سب اُن پر ایمان لائے اور شرک وبُت پرستی چھوڑ کر تمام بُرے کاموں سے توبہ کر لی۔ بس یہی ہمارا جُرم ہے جس پر ہماری قوم ہماری جان کی دُشمن بن گئی ہے۔ اِن لوگوں نے ہمیں اتنا ستایا کہ ہم اپنے وطن اور گھر بار کو چھوڑ کر آپ کے ملک میں آکر بس گئے۔ اب یہ لوگ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم پھر وہی پُرانی گمراہی اختیار کر لیں۔

حضرت سیّدنا جعفر اللہ عزَّوجلَّ کی تقریر سُن کر نجاشی بے حد متاثر ہوا۔ یہ دیکھ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا! اے بادشاہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہِ السَّلام کے بارے میں بُرا عقیدہ رکھتے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس بارے میں سوال کیا۔ حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سورۂ مریم کی چند آیات کی تلاوت فرمائی۔ تلاوت سُن کر نجاشی پر رقت طاری ہوگئی اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہمارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گفتگو سُنی تو کہنے لگا، بے شک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خُدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُدا کے وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دی ہے۔ اگر میں سلطنت کے دستور کے مطابق تخت پر رہنے کا پابند نہ ہوتا تو میں خود مکہ جا کر رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرتا۔ پھر بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا: تم لوگ میری سلطنت میں جہاں چاہو رہو کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور کفارِ مکہ کے وفد کو اُن کے تحفوں سمیت اپنے دربار سے نکلوا دیا۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ خود بھی مسلمان ہو گیا۔[21]

الفاظ	بے حد دُشوار	تحائف	پیروکار	وفد
معانی	بہت مشکل	نذرانہ	ماننے والا	نمائندوں کی جماعت

حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی ہیں۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو ہجرتِ حبشہ کے اسباب کے بارے میں بتائیے۔
٢. نجاشی کے دربار میں حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جو تقریر کی اُس کا خلاصہ بیان کر کے طلبہ / طالبات کو حق گوئی کا درس دیجیے۔
٣. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کی نیّت سے سجدہ کرنا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جا کر آباد ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔
- ہجرت کرنے والے کو مُہاجر کہتے ہیں۔
- کافروں کے ظُلم و ستم کی وجہ سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا۔
- مسلمانوں نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔
- پہلی ہجرت میں گیارہ مرد اور چار خواتین جبکہ دوسری ہجرت میں تراسی مرد اور اٹھارہ خواتین شامل تھیں۔

سوچ کر بتائیے

مسلمانوں نے حبشہ کی طرف کتنی بار ہجرت کی؟

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہجرت کسے کہتے ہیں؟

ب۔ مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کیوں کی؟

ج۔ کفّارِ مکہ نے نجاشی کے پاس اپنے سفیر کیوں بھیجے؟

د۔ کفّار کے سفیروں نے نجاشی سے کیا کہا؟

ہ۔ حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تقریر سُن کر نجاشی پر کیا اثر ہوا؟

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

الف۔ پہلی ہجرت میں کتنے مرد اور کتنی خواتین شامل تھیں؟

ب۔ دوسری ہجرت میں مرد و خواتین کی تعداد کیا کیا تھی؟

ج۔ حضرت سیّدتنا رُقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کون ہیں؟

د۔ حبشہ کا بادشاہ کس دین کا پیروکار تھا؟

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل جملوں کے درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

الف۔ مسلمانوں نے پہلی ہجرت کس ملک کی طرف کی؟

یمن ☐ حبشہ ☐ شام ☐

ب۔ پہلی ہجرت نبوّت کے کون سے سال میں ہوئی؟

چوتھے سال ☐ چھٹے سال ☐ پانچویں سال ☐

ج۔ پہلی ہجرت کرنے والے مُہاجرین کتنے ماہ بعد مکہ لوٹ آئے؟

تین ماہ ☐ ایک ماہ ☐ پانچ ماہ ☐

د۔ مکہ لوٹنے والے مہاجرین کے ساتھ کفار نے کیسا سلوک کیا؟

غافلانہ ☐ ظالمانہ ☐ ہمدردانہ ☐

ہ۔ دوسری ہجرت نبوّت کے کون سے سال میں ہوئی؟

چوتھے سال ☐ چھٹے سال ☐ پانچویں سال ☐

شعب ابی طالب

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو "شعب ابی طالب" کے واقعے سے آگاہ کرنا۔
- "عامُ الحزُن" کے بارے میں بتانا۔

اعلانِ نُبوّت کے ساتویں سال کفّارِ مکہ نے جب دیکھا کہ نجاشی نے مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے اور ہمارے سفیر نجاشی کے دربار سے رُسوا ہو کر خالی ہاتھ واپس لوٹے ہیں، حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے قریش کے بہادر جوان بھی اسلام قبول کر چکے ہیں تو اُن کا غُصّہ پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ کفّار کے تمام سرداروں نے مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے خاندان سے تعلقات بالکل ختم کر دیئے جائیں اور اُن کو کسی جگہ محدود کر کے اُن کا کھانا پینا بھی بند کر دیا جائے تاکہ یہ لوگ بُھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر ختم ہو جائیں۔ اس تجویز کے بعد اُنھوں نے آپس میں مُعاہدہ کیا۔ جس کے مطابق:

- جب تک بنو ہاشم حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہمارے حوالے نہ کردیں کوئی شخص اُن کے خاندان سے شادی بیاہ نہ کرے گا۔
- کوئی شخص اُن لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی خرید و فروخت نہ کرے گا۔
- کوئی شخص اُن لوگوں سے میل جول اور بات چیت نہ کرے گا۔
- کوئی شخص اُن لوگوں کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ جانے دے گا۔

تمام سرداروں نے مُعاہدے پر دستخط کر کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب مجبوراً آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دوسرے تمام خاندان والوں کو لے کر پہاڑ کی اُس گھاٹی میں چلے گئے جس کا نام ''شَعب ابی طالب'' تھا۔ شَعب کا مطلب ہے گھاٹی یعنی دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ۔ یہ گھاٹی ابو طالب کی تھی اس لیے اُسے شَعب ابی طالب کہتے ہیں۔

کفّار نے نہایت سختی سے اِس مُعاہدے پر عمل کیا۔ نہ تو خود اپنے پاس سے کوئی سامان گھاٹی میں جانے دیتے اور نہ ہی مکہ کے باہر سے آنے والا غلّہ اُن تک پہنچنے دیتے۔ باہر سے جو تاجر بھی آتا وہ اُس سے سارا سامان مہنگے داموں میں خرید لیتے تاکہ مسلمان نہ خرید سکیں۔ اگر کوئی اپنے کسی رشتے دار کو کھانے پینے کی کوئی چیز بھیجتا تو اسے بھی سختی سے روک لیا جاتا۔ اسی مُصیبت و پریشانی میں تین سال گزر گئے۔

ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر دی کہ اُس معاہدے کو دیمک اس طرح چاٹ گئی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے سوا اُس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ خبر اپنے چچا ابو طالب کو دی۔ ابو طالب نے کفار سے جا کر کہا: اے لوگو! میرے بھتیجے محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہتے ہیں کہ اُس مُعاہدے کی دستاویز کیڑوں نے کھا ڈالی ہے اور صرف جہاں جہاں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھا ہوا تھا وہی باقی ہے۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اُس دستاویز کو نکال کر دیکھو اگر واقعی اُس کو کیڑوں نے کھالیا ہے تو اُس کو پھاڑ کر پھینک دو۔ اگر میرے بھتیجے کا کہنا غلط ثابت ہوا تو میں محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمھارے حوالے کردوں گا۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتانے سے غیب کی باتیں جانتے ہیں اور غیب کی خبریں بتاتے ہیں مگر کافر اس بات کو نہیں مانتے۔ اس لیے فوراً بھاگ کر خانہ کعبہ میں پہنچے تو اُنھوں نے دیکھا کہ واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے سوا پوری تحریر کیڑوں نے کھا ڈالی ہے۔ اِس واقعے کے بعد گھاٹی میں محصور تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔

ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب بیمار ہو گئے اور آٹھ مہینے بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔ کچھ ہی دنوں بعد اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اِن دونوں کی وفات پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت زیادہ غمگین ہو گئے۔ اسی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سال کا نام ''عَامُ الحُزْن'' یعنی غم کا سال رکھ دیا۔

(سیرتِ مصطفٰی، ص۱۳۸ تا ۱۴۳ و سیرتِ رسولِ عربی، ص۹۳ تا ۹۵ ملخصاً)

الفاظ	پناہ دینا	رُسوا	میل جول	دیمک
معانی	حفاظت میں لے لینا	ذلیل	ملنا جلنا	ایک سفید رنگ کا کیڑا

یاد رکھنے کی باتیں

- اعلانِ نبوّت کے ساتویں سال کفّارِ نے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر طرح کے تعلّقات ختم کرنے کا معاہدہ کیا۔
- معاہدے کی وجہ سے ابُو طالب حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور تمام خاندان والوں کو لے کر شعب ابی طالب میں رہنے چلے گئے۔
- ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتانے سے غیب کی باتیں جانتے ہیں۔
- معاہدہ کی دستاویز پر صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھا ہوا باقی رہ گیا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں

شعب ابی طالب میں حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اِن کے خاندان نے درختوں کے پتے اور سُوکھے چمڑے کھا کر بھی گزارا کیا۔

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اعلانِ نُبوّت کے ساتویں سال کفّارِ مکّہ نے کیا منصوبہ بنایا؟

ب۔ کفّارِ مکّہ نے جو معاہدہ کیا، اس کے نکات لکھیے۔

ج۔ شعب ابی طالب میں رہنے کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کے خاندان کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

د۔ شعب ابی طالب کا مُعاہدہ کس طرح ختم ہوا؟

ہ۔ نُبوّت کے دسویں سال کو عَامُ الْحُزْن کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ شعب کا مطلب __________ ہے۔

ب۔ کُفّار مکہ کے معاہدے کو __________ نے چاٹ لیا تھا۔

ج۔ نُبوّت کے دسویں سال کو عَامُ الْحُزْن یعنی __________ کہتے ہیں۔

د۔ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنہَا کا وِصال نبوّت کے __________ سال میں ہوا۔

ہ۔ شعب ابی طالب میں حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان نے تین برس ______ میں گزارے۔

سفرِ طائف

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کے سامنے سفرِ طائف کا واقعہ بیان کرنا۔
- حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر واستقلال کے بارے میں بتانا۔

مکہ والوں کی دُشمنی اور سرکشی کو دیکھتے ہوئے جب حضور رَحمت عالم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن لوگوں کے ایمان لانے کی اُمید نہ رہی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تبلیغِ اسلام کے لیے مکہ کے آس پاس کی بستیوں کا رُخ کیا۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے "طائف" کا سفر اختیار فرمایا۔ اس سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غلام حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہُ بھی ساتھ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے مالدار لوگ رہتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور اُنھیں اسلام کی دعوت پیش کی۔ اُن لوگوں نے اِسلام کی دعوت قبول کرنے کی بجائے انتہائی گُستاخانہ طریقہ اختیار کیا۔

اُنھوں نے نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُرا بھلا کہا بلکہ طائف کے شریر لڑکوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے لگا دیا۔ یہ شریر لڑکے ہر طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر حملہ آور ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مُبارک زخموں سے لَہولُہان ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موزے اور نعلین مُبارک خُون سے بھر گئے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم انتہائی بے دردی کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بازو پکڑ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُٹھا دیتے اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلنے لگتے تو پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش شروع کر دیتے۔ تالیاں بجاتے اور خُوش ہوتے۔ حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر آنے والے پتّھروں کو اپنے بدن پر لیتے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچانے کی کوشش کرتے، اس دوران وہ بھی خُون میں لت پت ہو گئے۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طائف والوں کے سُلوک سے انتہائی غمزدہ و رنجیدہ تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پہاڑوں پر مقرّر فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام کر کے عرض کرنے لگا: یا محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہیں تو میں یہ دونوں پہاڑ ان کُفار پر اُلٹ دیتا ہوں۔ [23] یہ سُن کر پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نہیں، میں یہ نہیں چاہتا، بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ [24]

الفاظ	شریر	بے دردی	رنجیدہ	امید
معانی	شرارتی	بے رحمی	اداس	آرزو

یاد رکھنے کی باتیں

- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لیے طائف کا سفر اختیار فرمایا۔
- سفرِ طائف میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ بھی تھے۔
- طائف میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر ظُلم و ستم اِسلام کی دعوت پیش کرنے کی وجہ سے ہوا تھا۔
- طائف میں شریر لڑکوں کے پتھّر برسانے کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مُبارک زخموں سے لہولہان ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں

فتحِ مکہ کے بعد طائف کے ایک قبیلے ثقیف کے لوگوں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کی بدولت اِسلام قبول کر لیا۔ [25] (سیرتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صفحہ 463)

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیوں اختیار فرمایا؟

ب۔ طائف کے لوگوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس طرح تنگ کیا؟

ج۔ پہاڑوں پر مُقرّر فرشتے نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں کیا عرض کی؟

د۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہاڑوں پر مُقرّر فرشتے کی عرض سُن کر کیا ارشاد فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ طائف میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مالدار لوگوں کو __________ کی دعوت پیش کی۔

ب۔ طائف کے لوگوں نے اِسلام کی دعوت قبول کرنے کے بجائے ______ طریقہ اختیار کیا۔

ج۔ حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی __________ میں لت پت ہو گئے۔

د۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طائف والوں کے سُلوک سے __________ ہو گئے۔

معراج

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو سیرت کے متعلق معلومات فراہم کرنا۔
- طلبہ/طالبات کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے عظیم الشان معجزۂ معراج سے آگاہ کرنا۔

اللہ عزّوجلّ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کا سردار بنایا ہے۔ یوں تو دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کو بھی معجزات عطا فرمائے گئے مگر ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اللہ عزّوجلّ نے جو معجزات عطا فرمائے، ان میں ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اللہ عزّوجلّ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اللہ عزّوجلّ کے دیدار کی سعادت بھی حاصل کی۔ اسی ملاقات اور زیارت والے سفر کو ''سفرِ معراج'' کہتے ہیں۔

اس سفر میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلے مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک سفر فرمایا۔ پھر ساتوں آسمان کی سیر فرمائی۔ قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس مُبارک سفر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت 1)

ایک رات جب آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر آرام فرمارہے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو کثیر فرشتوں کے ساتھ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ، حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جگانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام سنایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ملاقات و دیدار کا شرف عطا فرمانا چاہتا ہے۔ اس کے بعد جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انتہائی تیز رفتار جنّتی سواری پیش کی جسے ''بُراق'' کہتے ہیں۔

بُراق بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لے کر روانہ ہوا۔ راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر سے ہوا آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی بُراق نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو

مسجد اقصیٰ پہنچادیا۔ یہ مسجد پہلے مسلمانوں کا قبلہ تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنے بھی نبی عَلَیْھِمُ السَّلَام دُنیا میں بھیجے تھے وہ سب مسجد اقصیٰ میں جمع تھے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں پہنچے تو سارے انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کیا۔ پھر تمام انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت میں سب نے نماز ادا فرمائی۔[26]

اِس کے بعد ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کے سفر پر روانہ ہوئے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْھِمُ السَّلَام ایک کے بعد دوسرے آسمان کا دروازہ کھلواتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سیر کرواتے رہے۔ اِس سفر میں آسمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بے شمار فرشتوں کو دیکھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء میں مصروف تھے۔ آسمانوں کی سیر کے دوران مختلف انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام سے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات فرمائی۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جنّت کی سیر بھی کروائی گئی۔ جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مختلف نعمتوں کا مشاہدہ فرمایا۔ اِس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوزخ کا معائنہ فرمایا اور یہ بھی دیکھا کہ بُرے کام کرنے والوں کو کیا سزائیں دی جائیں گی۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مختلف نشانیاں دیکھتے ہوئے سدرۃُ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچے۔ یہاں پہنچ کر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام رُک گئے۔ پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "اے جبرائیل! کیا تم یہاں سے آگے مجھے تنہا چھوڑ دو گے؟" جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض "یارسول اللہ

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ یہاں سے آگے تشریف لے چلیے، میرا یہی مقام ہے مجھے یہاں سے آگے جانے کی اجازت نہیں۔[27]

اب ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تنہا آگے تشریف لے چلے اور عرشِ مُعلّٰی سے بھی آگے اللہ عزَّوجلَّ نے جہاں تک چاہا بُلا کر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا دیدار عطا فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خاص کلام فرمایا اور بے شمار انعامات بھی عطا فرمائے۔

اللہ عزَّوجلَّ نے اِس مُبارک رات پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پچاس نمازوں کا تحفہ بھی عطا فرمایا۔ واپسی پر حضرت سیّدنا موسیٰ علیہِ السَّلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہِ السَّلام نے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مشورہ دیا کہ آپ کی اُمّت پچاس نمازیں ادا نہ کر سکے گی۔ اللہ عزَّوجلَّ سے اپنی اُمّت کے لیے آسانی کی درخواست کیجیے۔

چنانچہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہِ السَّلام کے مشورے پر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آسانی کی درخواست کی اللہ عزَّوجلَّ نے پانچ نمازیں کم فرمادیں۔ چھٹے آسمان پر پھر حضرت سیّدنا موسیٰ علیہِ السَّلام سے ملاقات ہوئی تو آپ علیہِ السَّلام نے وہی مشورہ عطا فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوبارہ اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ عزَّوجلَّ نے پھر کرم فرماتے ہوئے پانچ نمازیں کم فرمادیں اِس طرح بار بار سیّدنا موسیٰ علیہِ السَّلام کے مشورے پر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔

اللہ عزَّوجلَّ نے ارشاد فرمایا: اے محبوب (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! آپ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اُمّت کے لیے یہ نمازیں تو پانچ ہیں لیکن میں اُن کو پانچ نمازیں ادا کرنے پر پچاس نمازوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔

اس طویل سفر کے بعد ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُسی رات فجر سے پہلے پہلے اپنے گھر

واپس تشریف لے آئے۔ اگلی صُبح جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ واقعہ بیان فرمایا تو کفار کو سخت تعجب ہوا۔ ابو جہل نے کافروں کو جمع کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اُڑانے لگا۔ کافروں نے کہا یہ سب خواب کی باتیں ہیں ایسا نہیں ہو سکتا اور سب نے اِس واقعے کا انکار کر دیا۔ ابو جہل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچا اور بولا تمہارے دوست محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہتے ہیں کہ میں نے راتوں رات یہاں سے بیت المقدس اور پھر آسمانوں کی سیر کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار بھی کیا۔ کافروں کا خیال تھا کہ حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اس کا انکار کردیں گے مگر حضرت سیدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ "اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا ہے تو میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بالکل سچ فرمایا ہے"۔ یہ سُن کر سب کافر حیران و پریشان واپس لوٹ گئے۔

معراج کے واقعے کی تصدیق کرنے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش ہو کر حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صدّیق" کا لقب عطا فرما دیا۔[28]

معراج شریف کا یہ واقعہ نُبوّت کے بارہویں سال 27 رجب المرجب کو پیش آیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معراج پر تشریف لے جانا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم الشان معجزہ ہے۔ معراج، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص محبت کا اظہار ہے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہوا۔

مدنی پھول

نماز مؤمن کی معراج ہے۔

یادرکھنے کی باتیں

- واقعۂ معراج نبوت کے بارہویں سال 27 رجب المرجب کو پیش آیا۔
- شبِ معراج پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پچاس نمازوں کا تحفہ عطا کیا گیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انتہائی تیز رفتار جنّتی سواری پیش کی گئی۔
- سفرِ معراج میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک سواری کا نام "براق" تھا۔
- واقعۂ معراج کی تصدیق کرنے پر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صدیق" کا لقب عطا کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سواری "براق" کی رفتار اتنی تیز تھی کہ جہاں تک اُس کی نظر پڑتی وہاں اُس کا ایک قدم ہوتا تھا۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو اس سبق کے ذریعے واقعۂ معراج اچھی طرح سمجھایئے۔
٢. طلبہ / طالبات کو بتایئے کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظیم الشّان معجزہ ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوا۔
٣. طلبہ / طالبات کو یہ بتا کر کہ اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لیے 50 نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا اور پھر حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلے سے صرف 5 نمازیں رہ گئیں یہ ذہن بنایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے وصالِ ظاہری کے بعد بھی مدد کرتے ہیں۔
٤. طلبہ / طالبات کو بتایئے کہ یہ رات بہت زیادہ فضیلت والی رات ہے ہمیں یہ رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزارنی چاہیے۔ طلبہ اپنے والد صاحب اور بھائی جان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کریں اور طالبات اپنے گھروں میں نوافل و قُرآن خوانی کا اہتمام کریں۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ واقعۂ معراج کب پیش آیا؟

ب۔ سفرِ معراج کے حوالے سے سبق میں دی گئی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

ج۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے جنّت سے کون سی سواری لائی گئی؟

د۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کیا کر رہے تھے؟

ہ۔ سدرۃُ المنتہیٰ پہنچ کر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا کہا؟

و۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ''صدیق'' کا لقب کیوں ملا؟

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

الف۔ مسجدِ اقصیٰ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے امام کون تھے؟

ب۔ معراج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمّت کے لیے کیا تحفہ عطا فرمایا؟

ج۔ وہ کون سے نبی ہیں جن کی مدد سے نمازوں کی تعداد کم ہو گئی؟

د۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کس مقام پر آگے چلنے سے معذرت کی؟

ہ۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شب معراج کن کے گھر آرام فرما رہے تھے؟

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ____________ بنایا گیا ہے۔

ب۔ شبِ معراج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، ____________ کے گھر آرام فرما رہے تھے۔

ج۔ سفرِ معراج میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ____________ کی سیر بھی کروائی گئی۔

د۔ معجزۂ معراج وہ ____________ ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہوا۔

ہ۔ معراج پر تشریف لے جانا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظیم الشان ____________ ہے۔

باب پنجم
اخلاق وآداب

حُسنِ سُلوک

تدریسی مقاصد

- پڑوسیوں، رشتے داروں، عام مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے بارے میں بتانا۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں حُسنِ سُلوک کی اہمیت بیان کرنا۔

خوش اخلاقی وملنساری کا برتاؤ کرنا ”حُسنِ سُلوک“ کہلاتا ہے۔ یہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت پیاری سُنّت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں، اپنے پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ ایسی خوش اخلاقی سے پیش آتے کہ ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا۔ حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے دس برس تک حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کا شرف حاصل کیا، اِس دوران کبھی بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ جھڑکا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے فُلاں کام کیوں کیا اور فُلاں کام کیوں نہیں کیا؟ [29]

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ کوئی خُوش اخلاق نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ سلام کرنے میں پہل فرماتے۔ ملاقات کرنے والوں سے مُصافحہ فرماتے اور اکثر اوقات اپنے پاس آنے والوں کے لیے چادر مُبارک بچھادیتے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اچّھے اچّھے ناموں سے پکارتے ، دورانِ گفتگو کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ ہر ایک سے خوش مزاجی کے ساتھ مُسکرا کر ملاقات فرماتے۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے خوش طبعی بھی فرماتے اور سب کے ساتھ مل جُل کر رہتے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بچوں کو اپنی گود مُبارک میں بٹھا لیتے۔ ہر ایک کی دعوت قبول فرمالیتے اگرچہ لونڈی غلام اور مسکین ہی کیوں نہ ہوں۔ [30]

اسلام نے والدین، بہن، بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن وحدیث میں کئی مقامات پر رشتے داروں کے ساتھ احسان اور اچّھے برتاؤ کا حُکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر رشتے دار غریب ومحتاج ہوں تو اپنی حیثیت کے مطابق اُن کی مالی مدد کیجیے۔ اُن کے یہاں آتے جاتے رہیے۔ اُن کی خوشی، غمی اور دُکھ درد میں ہمیشہ شریک ہوتے رہیے۔ اگر رشتے داروں کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اُنھیں مُعاف کر دیجیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلّق توڑے، تم اس سے تعلّق جوڑو اور جو تم پر ظُلم کرے، تم اسے مُعاف کر دو اور جو تمہارے ساتھ بد سُلوکی کرے تم اس کے ساتھ اچّھا سُلوک کرتے رہو۔ [31]

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رشتے داروں کی طرح پڑوسیوں سے بھی اچھا سُلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ جنّت میں داخل نہیں ہوگا جو اپنے پڑوسی کو تکلیف دیتا ہے۔ [32]

ہمیں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا چاہیے۔اُن کے دُکھ سُکھ میں شریک رہنا چاہیے اور بوقتِ ضرورت اُن کی ہر قسم کی مدد کرنی چاہیے۔کچھ تحفے تحائف کا بھی لین دین رکھنا چاہیے۔حدیث شریف میں ہے کہ جب تم سالن پکاؤ تو اس میں کچھ پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔[33]

رشتے داروں اور پڑوسیوں کے علاوہ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بھی کچھ حُقوق ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ملاقات کے وقت دوسرے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے۔کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اُس کی مزاج پُرسی کرے۔اپنی طاقت کے مطابق ہر مسلمان کی مدد کرے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر شفقت کرے۔ جو بات اپنے لیے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لیے پسند کرے۔کسی مسلمان سے لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ نہ کرے۔کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔کبھی کسی بات پر رنجش ہو جائے تو تین دن کے اندر ایک دوسرے کو مُعاف کر کے رنجش ختم کر دیں۔

رہنمائے اساتذہ

1. اس سبق کے ذریعے طلبہ / طالبات کو آپس میں اور تمام مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جذبہ پیدا کیجیے۔
2. رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر مسلمانوں کے حُقوق بتا کر اُن کی ادائیگی کی ترغیب دلائیے۔

الفاظ	گرویدہ	شرف	مسکین	مزاج پُرسی	رنجش
معانی	چاہنے والا	عزّت	غریب، محتاج	خیریت معلوم کرنا	ناراضی

یاد رکھنے کی باتیں

- گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتے داروں سے "اچّھا برتاؤ کرنا" حُسنِ سلوک کہلاتا ہے۔
- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اچّھے اچّھے ناموں سے پُکارتے تھے۔
- غریب و محتاج رشتے داروں کی اپنی حیثیت کے مطابق مالی مدد کرنی چاہیے۔
- ہمیں اپنے پڑوسیوں کے دُکھ سُکھ میں شریک رہنا چاہیے۔
- ہر مسلمان کو چاہیے کہ جو بات اپنے لیے پسند کرے، وہی ہر مسلمان کے لیے پسند کرے۔

مدنی پھول

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچّھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچّھے ہیں۔"[34]

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 410، حدیث 20874)

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حُسنِ سُلوک سے کیا مراد ہے؟

ب۔ حضرت سیّدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج۔ سبق کی مدد سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کے بارے میں چند جملے تحریر کیجیے۔

د۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑوسیوں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

ہ۔ ایک مسلمان کو دُوسرے مسلمان کے ساتھ کس قسم کا سُلوک کرنا چاہیے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ ________ سے پیش آتے۔

ب۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ سلام کرنے میں ________ فرماتے۔

ج۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دورانِ گفتگو کسی کی ________ نہیں کاٹتے تھے۔

د۔ قرآن و حدیث میں کئی مقامات پر رشتے داروں کے ساتھ احسان اور ________ کا حکم دیا گیا ہے۔

ہ۔ رشتے داروں کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ________ سے کام لینا چاہیے۔

قناعت اور سادگی

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو قناعت وسادگی کا معنیٰ ومفہوم بتانا۔
- حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیّبہ کے ذریعے سادگی اپنانے کا ذہن دینا۔

دینِ اسلام زندگی کے ہر معاملے میں قناعت وسادگی اختیار کرنے کا درس دیتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انسان کو جو کچھ بھی عطا ہو اس پر راضی اور خوش رہ کر زندگی بسر کرنے کو قناعت کہتے ہیں۔ اسی طرح لباس، کھانے پینے اور رہن سہن میں دکھاوے اور تکلُّف سے بچنے کو سادگی کہتے ہیں۔[35]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی مُبارک زندگی میں ہمیشہ قناعت و سادگی کو اختیار فرمایا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوراک و لباس، مکان و سامان، رہن سہن کا طریقہ قناعت وسادگی کا بہترین نمونہ ہے۔
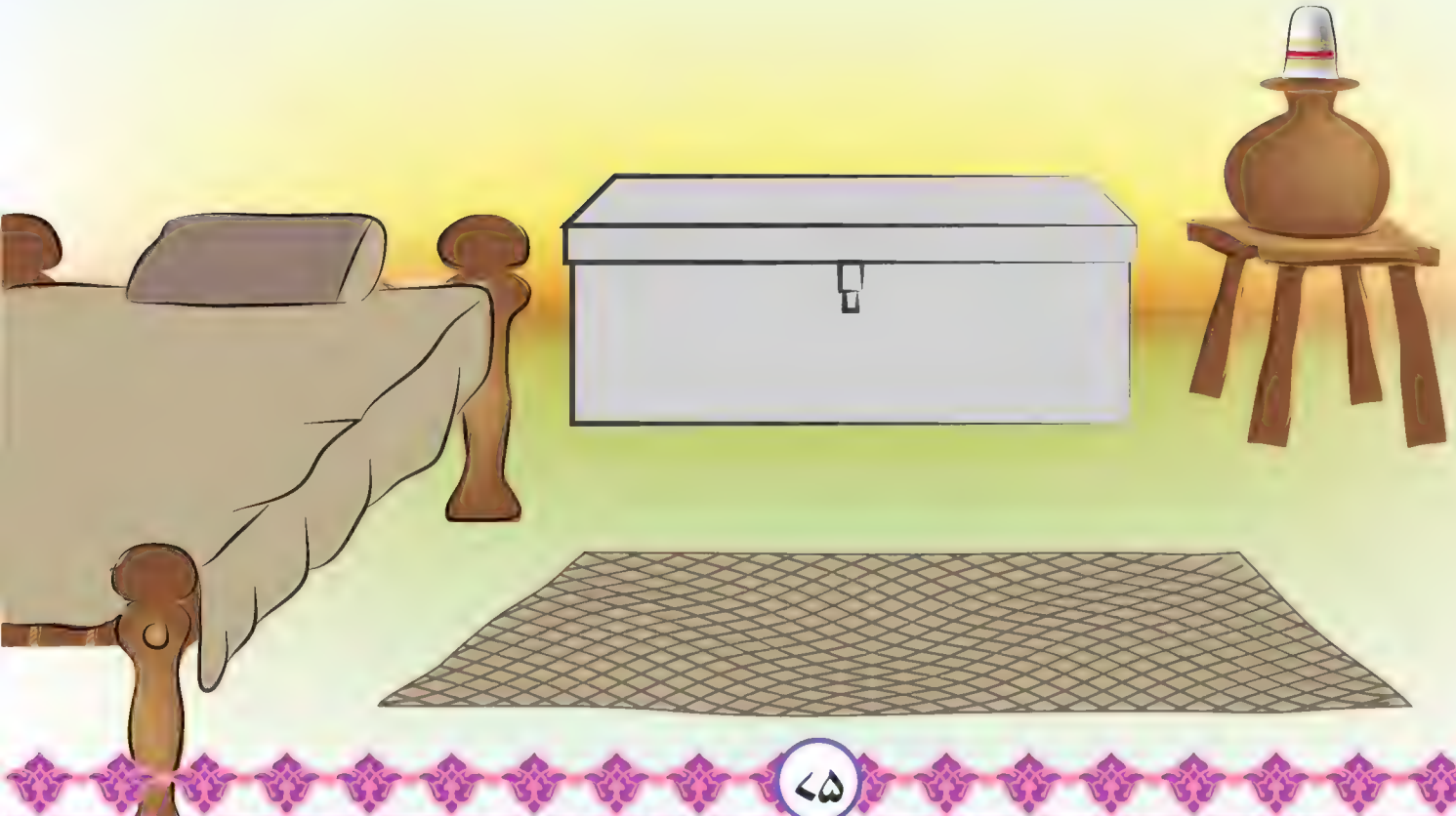
حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی میں کبھی تین دن لگاتار ایسے نہیں گزرے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پیٹ بھر کر روٹی کھائی ہو۔ ایک ایک مہینے تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر میں چُولہا نہیں جلتا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والے کھجور اور پانی پر گزارہ کرلیا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے اے میرے رب! مجھے یہی زیادہ پسند ہے کہ میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانا کھاؤں تاکہ بھوک کے وقت رورو کر تجھ سے دُعائیں مانگوں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد و ثنا بیان کروں اور تیرا شکر بجالاؤں۔[36]

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا لباس مُبارک بھی انتہائی سادہ ہوتا تھا۔ جو مل جاتا، زیبِ تن فرمالیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس مُبارک میں کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔[37] آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ تر سُوتی لباس پہنتے تھے اور لباس کے بارے میں کسی خاص پوشاک یا امتیازی لباس کی خواہش نہیں فرماتے تھے۔[38]

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے گھر میں ایک موٹے ٹاٹ پر سویا کرتے تھے، جسے میں دو تہہ کرکے بچھا دیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے اُس ٹاٹ کو چار تہہ کر کے بچھا دیا تو صُبح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے کی طرح اس ٹاٹ کو بچھا دو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس بستر کی نرمی سے کہیں مجھ پر گہری نیند طاری نہ ہو جائے اور میری نمازِ تہجد میں رُکاوٹ پیدا ہو جائے۔[39] آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھجور کی چٹائی پر اور کبھی زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی ایسی چارپائی پر بھی آرام

فرماتے تھے جو کھردرے بان سے بُنی ہوئی تھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس چارپائی پر آرام فرماتے تو آپ کے جسمِ مُبارک پر رَسّی کے نشان پڑ جایا کرتے تھے۔[40]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوجہاں کے سردار ہیں۔ اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی انتہائی سادگی کے ساتھ کی۔ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہیز میں صرف ایک چادر، ایک چارپائی، چمڑے کا گدّا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک پازیب، ایک مشک، آٹا پیسنے کی دو چکیّاں اور مٹّی کے دو مٹکے دیے تھے۔[41]

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزاجِ مُبارک کی سادگی کا عالم یہ تھا کہ اپنے تمام کام اپنے ہاتھ سے کرلیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے خود دھو لیتے۔ لباس میں پیوند لگا لیتے، جانوروں کا دودھ دوہ لیتے، گھر والوں کے ساتھ کام کاج میں مدد فرماتے۔ مسجد نبوی شریف کی تعمیر اور غزوۂ خندق کے موقع پر زمین کی کھدائی کے کام میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ خود بھی حصّہ لیا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مطابق ہر مسلمان کو قناعت پسندی اور سادگی سے کام لینا چاہیے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں قناعت وسادگی کے بجائے فضول خرچی اور دکھاوا عام ہوتا جارہا ہے۔ بعض طلبہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دکھانے کے لیے اپنے والدین سے ایسی چیزیں خریدنے کی ضد کرتے ہیں جن کی اُنھیں ضرورت نہیں ہوتی مثلاً قابل استعمال ہونے کے باوجود ہر سال نیا اسکول بیگ اور نیا یونیفارم، اسی طرح نئے فیشن کے لباس اور گھڑی وغیرہ، بڑوں کی دیکھا دیکھی موبائل فون دلوانے کی بھی ضد کی جاتی ہے۔ حالانکہ کم عمر طلبہ کو موبائل فون کی ضرورت نہیں ہوتی اس طرح فضول خرچی کرکے دوسروں پر اپنی برتری ثابت

کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ دکھاوا اور فُضول خرچی ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پسند نہ تھی، ہمیں بھی اس سے دُور رہنا چاہیے۔

الفاظ	چھال	رہن سہن	پوشاک	پیوند
معانی	درخت کا چھلکا	زندگی بسر کرنے کا طریقہ	لباس	جوڑ

یاد رکھنے کی باتیں

- لباس، کھانے پینے اور رہن سہن میں دکھاوے اور تَکَلُّف سے بچنے کو سادگی کہتے ہیں۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی قناعت و سادگی کا بہترین نمونہ ہے۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھجور کی چٹائی پر اور کبھی زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے تھے۔
- پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ کے مطابق ہر مسلمان کو قناعت پسندی اور سادگی سے کام لینا چاہیے۔

فکرِ مدینہ
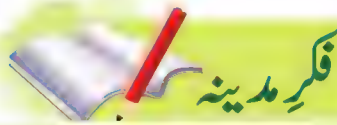
آپ اپنے دوستوں کے سامنے خود کو نمایاں کرنے کے لیے امی، ابو سے فضول فرمائشیں تو نہیں کرتے؟

رہنمائے اساتذہ

۱. سبق کے ذریعے طلبہ/طالبات کو قناعت و سادگی کا مفہوم اچّھی طرح سمجھائیے۔
۲. طلبہ/طالبات کو بتائیے کہ سادگی اپناتے ہوئے جسم و لباس کی صفائی کا خیال نہ رکھنا دُرست نہیں۔ اِسلام ہر حال میں پاکیزگی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔
۳. حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قناعت و سادگی کے واقعات سُنا کر طلبہ/طالبات کو قناعت و سادگی اپنانے کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ قناعت کسے کہتے ہیں؟

ب۔ سادگی سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سادگی کی چند مثالیں تحریر کیجیے۔

د۔ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہیز میں کیا سامان دیا تھا؟

ہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا لباس مُبارک کیسا ہوتا تھا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ دینِ اسلام زندگی کے ہر معاملے میں _________ اختیار کرنے کا درس دیتا ہے۔

ب۔ ایک ایک مہینے تک آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر میں _________ نہیں جلتا تھا۔

ج۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والے کھجور اور پانی پر _________ کر لیا کرتے تھے۔

د۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا لباس مُبارک بھی انتہائی _________ ہوتا تھا۔

ہ۔ دکھاوا اور _________ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پسند نہ تھی۔

زبان کی آفتیں

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو غیبت، بہتان اور چغلی کی تعریفات بتانا۔
- طلبہ/طالبات کو غیبت، بہتان اور چغلی جیسی برائی سے بچنے کی ترغیب دینا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہمارا جسم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی طرح ہماری آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور زبان وغیرہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کاموں میں استعمال کرنا چاہیے۔ خاص کر زبان کا دُرست استعمال تو بہت ہی ضروری ہے۔ اگر زبان کا دُرست استعمال نہ کیا جائے تو یہ انسان کو جہنّم میں پہنچا دیتی ہے۔ اس کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کی بُری باتوں سے دُور رہیں نیز غیبت اور بہتان سے خاص طور پر پرہیز کریں۔
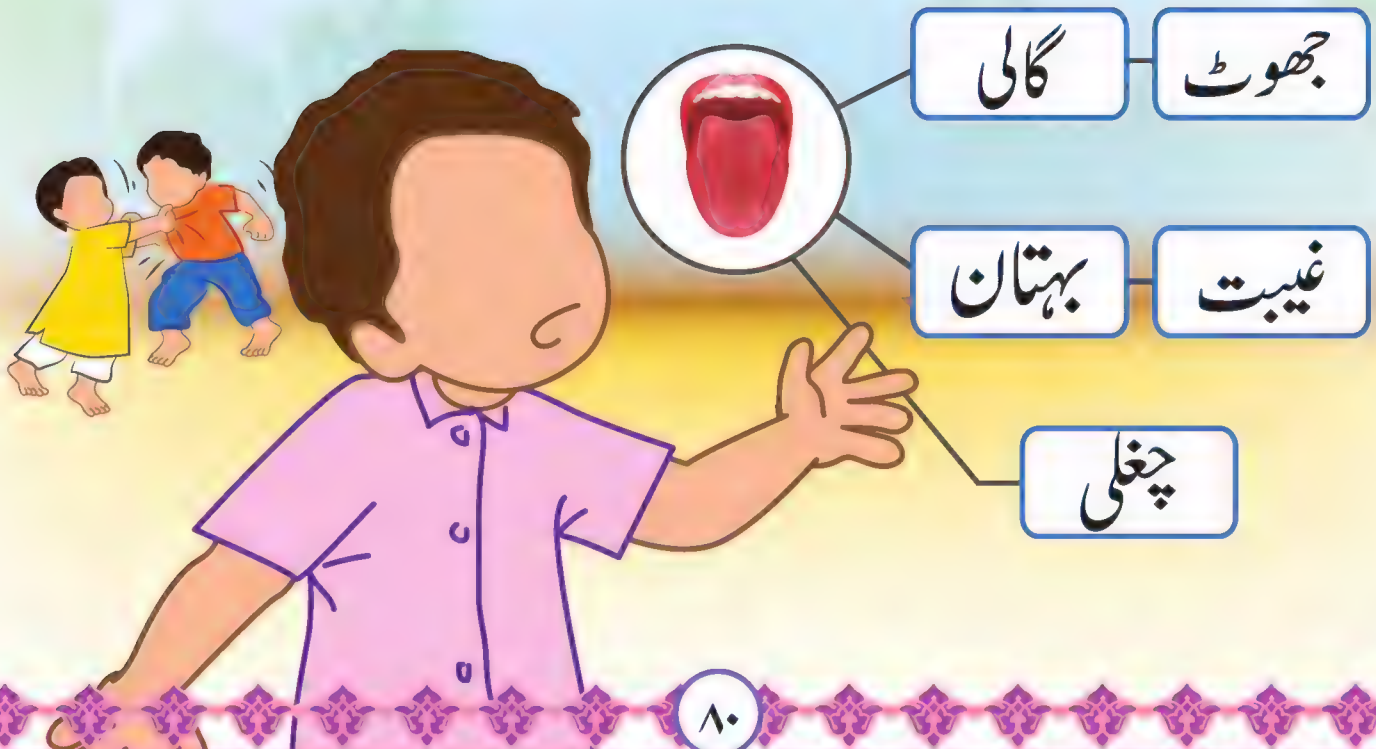
جھوٹ
گالی
غیبت
بہتان
چغلی

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔[42]

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا گیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تُم اپنے بھائی کی (پیٹھ پیچھے) ایسی بات کہو جو اُسے بُری لگے۔ کسی نے عرض کی: اگر وہ بُرائی اس میں موجود ہو تو؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ تم کہتے ہو اگر اُس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو اُس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے (جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے)۔[43]

آپس میں گفتگو کرتے وقت کسی تیسرے کو لمبا، چھوٹا، گنجا، موٹا یا کالا کہنا درست نہیں اسی طرح کسی کو جُھوٹا، چور، بُزدل، یا باتونی کہنا، نیز نالائق، نقل چور یا جاہل کہنا بھی اچّھی بات نہیں ہے۔ یوں ہی کسی کے لباس، گاڑی یا گھر کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس کے پتہ چل جانے پر وہ بُرا محسوس کرے۔ اِس طرح آپس میں کی جانے والی باتیں غیبت یا بہتان بن جاتی ہیں۔ غیبت اور بہتان دونوں ہی بہت بڑے گناہ ہیں۔ ان کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں جہنم کے عذاب میں گرفتار ہونا پڑے گا۔

غیبت و بہتان کی طرح چغلی بھی بڑا گناہ ہے۔ لوگوں میں فساد (لڑائی) کروانے کے لیے ان کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا "چغلی" کہلاتا ہے۔[44] چُغلی اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے انسان جنّت میں جانے سے محروم ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ چُغل خور جنَّت میں داخل نہیں ہو گا۔[45] اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ چُغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں (بھی)

عذاب دیا جائے گا۔ [46] دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو ان کی باتوں کو ہر گز کبھی بھی دوسرے کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے۔

اگر کبھی غیبت و بہتان یا چُغلی جیسا گناہ ہو گیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ندامت کے ساتھ توبہ کیجیے اور جس جس کی غیبت کی ہو یا بہتان باندھا ہو یا چُغلی کی ہو اس سے بھی مُعافی مانگ لیجیے نیز اس کے لیے مغفرت کی دُعا بھی کیجیے۔ [47]

الفاظ	پرہیز	پوشیدہ	حرکات وسکنات	ندامت	اندیشہ
معانی	گریز	چھپا ہوا	عادات واطوار	شرمندگی	خوف

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارا جسم اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔
- اگر زبان کا دُرست استعمال نہ کیا جائے تو یہ انسان کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔
- کسی کے لباس، گاڑی یا گھر کے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس کے پتہ چل جانے پر وہ بُرا محسوس کرے۔
- کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔
- لوگوں میں فساد (لڑائی) کروانے کے لیے ان کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا ''چغلی'' کہلاتا ہے۔ چُغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں (بھی) عذاب دیا جائے گا۔

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ/طالبات کو غیبت، بہتان اور چُغلی کی تعریفات اچھی طرح سمجھا کر یاد کروا دیجیے۔
۲. وقتاً فوقتاً ان سب گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے رہیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہم اپنی زبان کا دُرست استعمال کس طرح کر سکتے ہیں؟

ب۔ زبان سے کی جانے والی چند بُرائیوں کے نام لکھیے۔

ج۔ غیبت کی تعریف بیان کیجیے۔

د۔ غیبت سے متعلق حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان بیان کیجیے۔

ہ۔ چُغلی کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا ____________ کہلاتا ہے۔

ب۔ بہتان، ____________ سے بھی بڑا گُناہ ہے۔

ج۔ غیبت و بہتان کی طرح ____________ بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

د۔ چُغل خور ____________ میں داخل نہیں ہوگا۔

ہ۔ غیبت، بہتان یا چُغلی ہو جانے کی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ____________ کرنی چاہیے۔
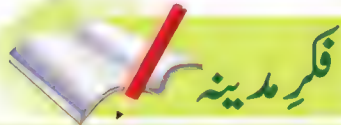
کیا آپ غیبت، چُغلی اور بہتان جیسے کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں؟

لباس کی سُنّتیں اور آداب

تدریسی مقصد • طلبہ/طالبات کو لباس کی سُنّتیں و آداب سکھانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کائنات میں جتنی بھی چیزیں پیدا فرمائیں، سب کی شکل و صورت جُدا جُدا بنائی ہے۔ان سب چیزوں کی پہچان کا آسان ذریعہ ظاہری شکل وصورت اور ظاہری رنگ روپ ہی ہے۔انسان کا لباس بھی اسی ظاہری رنگ روپ سے تعلق رکھتا ہے۔ عموماً اس سے قوم اور مذہب کی پہچان ہوتی ہے۔ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اِسلامی لباس کو ہی اپنائے تا کہ اُس کی اپنی پہچان باقی رہے۔

لباس پہنتے وقت اچّھی اچّھی نیتیں بھی کر لینی چاہییں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرنے اور زینت حاصل کرنے کی نیت سے لباس پہننا مُستحب ہے۔خاص موقعوں مثلاً جُمعہ یا عید کے دن اچّھے

۱ ۲ ۳ ۴

کپڑے پہننا مستحب ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اچّھا لباس پہن کر دوسروں کو اپنے سے کم تر یا حقیر نہ سمجھا جائے کہ یہ بہت بُری عادت ہے۔

غیر مسلموں کا قومی یا مذہبی لباس مسلمانوں کو ہرگز نہیں پہننا چاہیے۔ مردوں کو عورتوں والا اور عورتوں کو مردانہ لباس نہیں پہننا چاہیے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا لباس پہننے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس مرد پر لعنت کی، جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور اُس عورت پر لعنت کی، جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔ [48]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سفید لباس پسند تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر سادہ کُرتا اور تہہ بند شریف زیبِ تن فرماتے، پاجامہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پسند فرمایا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سرِ انور پر عمامہ شریف باندھتے اور ٹوپی کے نیچے سر بند بھی پہنتے تھے۔ مسلمان مردوں کو چاہیے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کے مطابق لباس پہنا کریں۔

عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرعی پردے کی پابندی کریں۔ اُنھیں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک تمام بدن غیر مردوں سے چُھپانا ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ایسا باریک اور تنگ لباس نہ پہنا جائے جس سے بدن کی رنگت یا اعضا نمایاں ہوں۔ اپنے گھر کے اندر بھی شریعت کے مطابق لباس پہنیں۔ جب بھی کوئی نیا کپڑا پہنیں تو یہ دُعا پڑھ لیجیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کروں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں۔ [49] (ترمذی، جلد 5، صفحہ 218)

کپڑے پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر اُلٹی میں، اسی طرح پاجامہ پہنتے وقت پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں پھر اُلٹے میں اور جب کپڑے اُتارنے لگیں تو اس کا اُلٹ کریں کہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسا ہی کرتے تھے۔[50]

الفاظ	جُدا جُدا	رنگ روپ	زائد	حقیر
معانی	الگ الگ	حُلیہ	زیادہ	معمولی

یاد رکھنے کی باتیں

- غیر مسلموں کا قومی یا مذہبی لباس مسلمانوں کو نہیں پہننا چاہیے۔
- ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سفید لباس پسند تھا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سرِ انور پر عمامہ شریف اور ٹوپی کے نیچے سر بند بھی باندھتے تھے۔
- لباس پہنتے وقت سیدھی جانب سے اور اُتارتے وقت اُلٹی جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
- اچھا لباس پہن کر دوسروں کو کم تر یا حقیر سمجھنا بہت بُری عادت ہے۔

رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو لباس کی سُنّتیں اور آداب اچھی طرح سمجھائیے۔
2. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ مرد ہمیشہ مردانہ اور عورتیں ہمیشہ زنانہ لباس ہی پہنیں۔
3. طلبہ / طالبات کو گھر میں بھی سُنّت کے مطابق لباس پہننے کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ایک مسلمان کو کیسا لباس پہننا چاہیے؟

ب۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر کیسا لباس زیب تن فرماتے تھے؟

ج۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کن لوگوں پر لعنت فرمائی ہے؟

د۔ لباس پہننے کا طریقہ بیان کیجیے۔

ہ۔ لباس پہنتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ مسلمانوں کو ہمیشہ __________ لباس پہننا چاہیے۔

ب۔ جُمعہ یا عید کے دن اچّھے __________ پہننا مُستحب ہے۔

ج۔ اچّھا لباس پہن کر دوسروں کو اپنے سے کم تر یا حقیر سمجھنا بُری __________ ہے۔

د۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو __________ لباس پسند تھا۔

ہ۔ جب بھی کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں __________ ہاتھ ڈالیں۔

کیا آپ لباس پہنتے وقت لباس کی سُنّتوں اور آداب کا خیال رکھتے ہیں؟

چھینک اور جماہی کے آداب

تدریسی مقاصد

- چھینک اور جماہی کے آداب سکھانا۔
- چھینک کی دُعا اور اس کا جواب زبانی یاد کروانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا اور اُن میں رُوح پھُونکی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو چھینک آئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چھینک آنے پر " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " پڑھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جواباً یَرْحَمُکَ اللہ ارشاد فرمایا۔ [51]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو سُننے والے پر لازم ہے کہ یَرْحَمُکَ اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیونکہ جماہی لینے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ [52]

چھینک آنے سے دماغ صاف اور ہلکا ہو جاتا ہے، طبیعت کھل جاتی ہے جس سے عبادت پر قُوّت ملتی ہے۔ جماہی سُستی کی علامت ہے، اس سے جسم میں سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔ چھینک آنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے اور جماہی آنے پر جہاں تک ہو سکے اسے روک لینا چاہیے۔ آیئے چھینک اور جماہی کے آداب جانتے ہیں۔

چھینک کے آداب:

- جب چھینک آئے تو سر جُھکا کر مُنہ چُھپا لیجیے اور آواز ہلکی رکھیے۔
- چھینک آنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے بُلند آواز سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں) کہیے۔
- سُننے والا جواب میں یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے) کہے۔
- پھر چھینکنے والا یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ کہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے) سُننے والے کو چاہیے کہ اٰمین کہہ لے۔
- اگر کافر کو چھینک آئی اور اس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا تو جواب میں یَھْدِیْكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت دے) کہنا چاہیے۔
- خُطبے کے دوران اور نماز پڑھتے وقت کسی کی چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے۔

جماہی کے آداب:

جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب جماہی آئے تو یہ دُعا پڑھ لینی چاہیے:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی طرف سے ہے جو بلند مرتبہ، عظمت والا ہے۔

جب جماہی آتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے، اس لیے جہاں تک ہو سکے جماہی کو روک لینا چاہیے۔ جماہی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس وقت جماہی آئے اپنے نچلے ہونٹ کو اُوپر والے دانتوں سے دبا لیجیے۔ اگر اس طرح جماہی نہ رکے تو جماہی لیتے وقت مُنہ کم کھولیے اور بایاں ہاتھ اُلٹا کر کے مُنہ پر رکھ لیجیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شیطان کے وسوسوں اور مکروفریب سے محفوظ رکھا ہے۔ اُنھیں جماہی نہیں آتی۔ اگر جماہی آتے وقت ذہن میں یہ خیال رکھا جائے تو بھی جماہی رُک جاتی ہے۔ [53]

مکروفریب	عظمت	بُلند و بالا	سستی	الفاظ
دھوکہ، چالاکی	شان و شوکت	اُونچے اُونچے	کاہلی	معانی

مدنی پھول

جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی ساری زبان دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ [54] (مراۃ المناجیح جلد 6، صفحہ 396)

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو چھینک اور جماہی کی سُنّتیں اور آداب اچھی طرح سمجھائیے۔
٢. طلبہ/طالبات کو چھینک آنے پر دُعا پڑھنے اور چھینکنے والے کی دُعا سُن کر جواب دینے کا ذہن دیجیے۔
٣. طلبہ/طالبات کو جماہی کے وقت دُعا پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔

- چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند اور جماہی ناپسند ہے۔
- جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو سننے والا فوراً یَرْحَمُكَ اللہ کہے۔
- خُطبے اور نماز کے دوران چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے۔
- جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جہاں تک ہو سکے اسے روک لینا چاہیے۔
- جس وقت جماہی آئے اپنے نچلے ہونٹ کو اُوپر والے دانتوں سے دبا لیجیے۔

سوچ کر بتائیے

حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے چھینک آنے پر کیا پڑھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے جواب میں کیا ارشاد فرمایا۔ 55
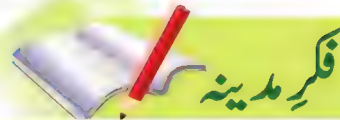
فکرِ مدینہ

کیا آپ چھینک آنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں؟

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ چھینک آنے سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

ب۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چھینک اور جماہی کے بارے میں کیا اِرشاد فرمایا؟

ج۔ چھینک کے تین آداب بیان کیجیے۔

د۔ جماہی کس کی طرف سے آتی ہے؟

ہ۔ جماہی روکنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ جماہی لینے سے ____________ خوش ہوتا ہے۔

ب۔ ____________ لینے سے جسم میں سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ____________ نہیں آتی۔

د۔ خطبے کے دوران اور ____________ پڑھتے ہوئے چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے۔

ہ۔ چھینک آنے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ____________ ادا کرنا چاہیے۔

دُعا کے آداب

تدریسی مقاصد

- طلبہ/طالبات کو دُعا کی اہمیت وفضیلت بتانا۔
- طلبہ/طالبات کو قبولیتِ دُعا کے اوقات، مقامات اور آداب سکھانا۔

دُعا کے معنٰی ہیں پُکارنا، مدد طلب کرنا۔ اصطلاح میں اپنے آپ کو کمزور و محتاج سمجھ کر عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرنے کو "دُعا" کہتے ہیں۔[56] یہ ایک ایسی عبادت ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت پسند فرماتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُعا سے زیادہ مقام و مرتبے والی چیز، کوئی نہیں۔[57] ایک مرتبہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمھیں دُشمنوں سے بچائے اور تمھیں کشادہ رزق دلائے۔ وہ یہ ہے کہ تم رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگا کرو کیونکہ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[58] یعنی جس طرح ہتھیار کے ذریعے دُشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے ایسے ہی بندۂ مؤمن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے ذریعے مصیبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ دُعا سے مصیبتیں اور پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں۔[59]

یوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ دُعا مانگی جاسکتی ہے مگر اُس کے فضل و کرم سے دُعا مانگنے کے لیے کچھ مخصوص اوقات بھی ہیں کہ اِن وقتوں میں دُعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ قبولیت دُعا کے چند اوقات یہ ہیں: اذان کے بعد، مسجد جاتے وقت، فرض نماز کے بعد، قرآن مجید کی تلاوت کے بعد، ختمِ قُرآن کے وقت، جُمعہ کے خُطبوں کے درمیان، سحری و افطار کے وقت۔ شبِ قدر میں، آبِ زمزم پینے کے بعد، خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت، بارش کے وقت، وغیرہ۔ [60]

دُعا کے لیے کسی مخصوص مقام کی قید نہیں۔ لیکن بعض مقامات پر خصوصاً دُعائیں قبول ہوتی ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں: خانہ کعبہ کے اندر، حجرِ اسود کے پاس، مسجد نبوی شریف میں، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کے پاس، وہ مقامات جنھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبیوں اور ولیوں سے نسبت ہو مثلاً اولیائے کرام کے مزارات کے پاس، اولیاء اور عُلمائے کرام کی مجلس میں، وغیرہ [61]

جب بھی دُعا مانگیں دونوں ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ (۱) سینے کی سیدھ میں رہیں (۲) یا کاندھوں کی سیدھ میں رہیں (۳) یا چہرے کی سیدھ میں رہیں (۴) یا اتنے بُلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے۔ چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف کھلی رہیں کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔ پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کیجیے، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھیے، پھر اپنے گناہوں کو یاد کر کے توبہ کیجیے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کیجیے۔ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اور اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دُعا مانگیے کہ جلد قبول ہونے کی اُمید ہے۔ سب سے پہلے اپنے لیے دُعا مانگیے پھر اپنے والدین، اساتذہ اور تمام مسلمانوں کے لیے دُعا کیجیے۔ دُنیا کی بھلائی کے ساتھ قبر و

آخرت کی بہتری و بھلائی بھی مانگیے اور آخر میں پھر دُرُود شریف پڑھ کر دُعا ختم کر دیجیے۔ دُعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیجیے۔ ہمیشہ دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ دُعا کیجیے اور دُعا کی قُبولیت کی اُمید بھی رکھیے۔

الفاظ	کُشادہ رزق	مخصوص	بارگاہ
معانی	کثیر رزق	خاص	دربار

یاد رکھنے کی باتیں

- دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔
- اپنے آپ کو کمزور و محتاج سمجھ کر عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرنے کو دُعا کہتے ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا اور قبول فرماتا ہے۔
- مسلمان کو دُنیا کی بھلائی کے ساتھ قبر و آخرت کی بھلائی کے لیے بھی دُعا مانگنی چاہیے۔
- دُعا سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔
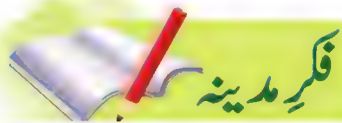
فکرِ مدینہ

کیا آپ دُعا مانگتے وقت دُعا کی سُنّتوں اور آداب کا خیال رکھتے ہیں؟

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ / طالبات کو دُعا کے آداب سکھائیے۔
۲. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ نیک اعمال اور بزرگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔
۳. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ دُعا سے پہلے اور بعد دُرود شریف ضرور پڑھ لینا چاہیے۔
۴. کلاس میں اجتماعی دُعا کا اہتمام کیجیے۔ دُعا کے آداب کا عملی طریقہ بھی سکھائیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ دُعا کی تعریف بیان کیجیے۔

ب۔ دُعا کے بارے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا اِرشاد فرمایا ہے؟

ج۔ دُعا مانگنے کے چند آداب بیان کیجیے۔

د۔ کن مقامات پر مانگی جانے والی دُعائیں قُبول ہوتی ہیں؟

ہ۔ وہ کون سے مخصوص اوقات ہیں جن میں مانگی جانے والی دُعاؤں کی قُبولیت کی اُمّید ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اپنے آپ کو کمزور و محتاج سمجھ کر عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے __________ کرنے کو دعا کہتے ہیں۔

ب۔ دُعا سے مصیبتیں اور __________ دور ہو جاتی ہیں۔

ج۔ __________ پینے کے بعد مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔

د۔ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے __________ کے پاس مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔

ہ۔ دُعا سے پہلے اور بعد __________ ضرور پڑھ لینا چاہیے۔

بابِ ششم

مشاہیرِ اسلام

تدریسی مقصد

- طلبہ/طالبات کو حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت مقدسہ سے روشناس کرنا۔

حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت پیارے نبی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ طور پر تشریف لے جاکر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اسی لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیم اللہ بھی کہتے ہیں۔ کلیم اللہ کے معنیٰ ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے والا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے قبل ''مصر'' پر فرعون حکومت کرتا تھا۔ فرعون بڑا ظالم بادشاہ تھا وہ خود کو خُدا کہتا تھا اور جو اسے اپنا خُدا نہ مانتا، اُس پر بہت ظلم کرتا۔ ایک دن فرعون نے عجیب و غریب خواب دیکھا۔ جب اس نے خواب کی تعبیر پوچھی تو اُسے بتایا گیا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو تیری حکومت ختم کردے گا۔ یہ سُن کر فرعون نے پیدا ہونے والے ہر بچے کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

اِن ہی دِنوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بچے کو صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادیں۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ نے ایسا ہی کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت! حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا صندوق فرعون کے محل کے قریب بہنے والی نہر میں پہنچ گیا۔ جب صندوق کھولا گیا تو اس میں حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نورانی چہرہ لیے موجود تھے۔ فرعون نے نومولود بچے کو قتل کروانا چاہا لیکن اُس کی بیوی آسیہ نے اُسے روک دیا۔ اِس طرح حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرعون کے گھر میں ہی پرورش پانے لگے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دُودھ پلانے کے لیے کئی عورتیں بُلائی گئیں مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا۔ آخر کار آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ فرعون کے یہاں پہنچیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فوراً اُن کا دُودھ نوش فرمالیا۔ اِس طرح آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کو ہی آپ کی پرورش کے لیے مقرر کرلیا گیا۔

حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کا ظلم و ستم بہت بُرا لگتا۔ ایک دن آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے 'مدین' شہر کی طرف چلے گئے۔ مدین میں حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی بیٹی سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی شادی کردی اور آپ کو ایک ''جنّتی لاٹھی'' بھی عطا فرمائی جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنّت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ پھر جب حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی زوجہ محترمہ کو ساتھ لے کر مدین سے اپنے وطن مصر کے لیے روانہ ہوئے اور مقدس وادی ''طُویٰ'' میں پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی تجلی سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سرفراز فرمایا۔ اُسی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو بہت بڑے معجزے بھی عطا فرمائے۔ ایک تو یہ کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکالتے تو وہ ہاتھ سُورج کی طرح روشن ہوتا اور دوسرا یہ کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی لاٹھی زمین پر رکھتے تو وہ سانپ بن جاتی اور جب اُسے ہاتھ میں پکڑتے تو وہ پھر لاٹھی بن جاتی۔

ایک دن حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم سے دینِ حق کی دعوت دینے کے لیے فرعون کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون کو دینِ حق کی دعوت دی اور اپنی لاٹھی کا معجزہ بھی دکھایا۔ فرعون نے آپ کی بات نہ مانی اور آپ کو جادوگر کہہ کر آپ کی شان میں گُستاخی کرنے لگا۔ فرعون نے صرف اِسی پر بس نہ کیا بلکہ اپنے سارے جادوگروں کو آپ سے مُقابلے کے لیے بلالیا اور پُورے ملک میں مُقابلے کا اعلان کروادیا۔

مُقابلے کے دن سب لوگ ایک میدان میں جمع ہوگئے۔ جادوگروں نے اپنی رَسّیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں تو وہ سانپ بن کر چلنے لگیں۔ یہ دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنی لاٹھی زمین پر رکھ دی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی لاٹھی فوراً ہی بہت بڑا اژدھا بن کر سارے سانپوں کو نگل گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر تمام جادوگر حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے۔

حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک مدّت تک فرعون کو ہدایت کی تبلیغ فرماتے رہے مگر اُس نے حق کو تسلیم نہ کیا بلکہ جن لوگوں نے اُس کی خُدائی کو تسلیم نہیں کیا تھا اُس نے اُن لوگوں پر ظُلم و ستم میں اضافہ کردیا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازل فرمائی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوگئے۔

جب فرعون کو پتا چلا تو وہ بھی اپنے لشکروں کو ساتھ لے کر بنی اسرائیل کے پیچھے چل پڑا۔ جلد ہی دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہوگئے۔ بنی اسرائیل کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی کیونکہ اُن کے پیچھے فرعون کا خونخوار لشکر تھا اور آگے موجیں مارتا ہوا دریا تھا مگر اِس پریشانی کے عالم میں

حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مطمئن تھے اور بنی اسرائیل کو تسلی دے رہے تھے۔ جب حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کے ساتھ دریا کے پاس پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ چنانچہ جیسے ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دریا کے پانی پر لاٹھی ماری فوراً ہی دریا میں بارہ راستے بن گئے اور بنی اسرائیل اِن راستوں پر چل کر سلامتی کے ساتھ دریا سے پار نکل گئے۔ فرعون جب دریا کے قریب پہنچا اور اُس نے دریا کے راستوں کو دیکھا تو وہ بھی اپنے لشکروں کے ساتھ اُن راستوں پر چل پڑا۔ مگر جب فرعون اور اُس کا لشکر دریا کے بیچ میں پہنچا تو اچانک دریا موجیں مار کر بہنے لگا اور سب راستے ختم ہو گئے۔ فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ اِس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی قوم کو اُن ظالموں سے نجات عطا فرما دی۔ [62]

یاد رکھنے کی باتیں

- حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیم اللہ بھی کہتے ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو بہت بڑے معجزے عطا فرمائے تھے۔
- آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی بغل میں ہاتھ ڈال کر نکالتے تو وہ ہاتھ سُورج کی طرح روشن ہو جاتا۔
- آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی لاٹھی زمین پر رکھتے تو وہ بہت بڑا سانپ بن جاتی اور جب اُسے ہاتھ میں پکڑتے تو وہ پھر لاٹھی بن جاتی۔

رہنمائے اساتذہ

۱. اس سبق کے ذریعے طلبہ / طالبات کو حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت سے آگاہ کیجیے۔
۲. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی گُستاخی بہت بڑا گناہ اور کُفر ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کا گُستاخ عذابِ نار کا حق دار ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیم اللہ کیوں کہتے ہیں؟

ب۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون کے محل میں کیسے پرورش پائی؟

ج۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کون کون سے معجزے عطا فرمائے؟

د۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی قوم کو فرعون سے کیسے نجات ملی؟

ہ۔ فرعون کس طرح غرق ہوا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ حضرت __________ عَلَیْہِ السَّلَام فرعون کے گھر میں ہی پرورش پانے لگے۔

ب۔ کلیم اللہ کے معنیٰ ہیں ____________________۔

ج۔ مقدس وادی ____________ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی تجلّی سے سرفراز فرمایا۔

د۔ حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی لاٹھی بہت بڑا ________ بن کر سارے سانپوں کو نگل گئی۔

ہ۔ فرعون اپنے لشکر سمیت __________ میں غرق ہو گیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

تدریسی مقصد • طلبہ/طالبات کو حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت سے آگاہی فراہم کرنا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُریش کے مشہور قبیلے بنواُمیہ کے معزّز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اِسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کی دیانت داری اور اعلیٰ اخلاق کے سبب آپ کا کاروبار بہت زیادہ پھیلا ہوا تھا اور آپ کا شمار مکے کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعوت پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا۔ جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان والوں کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مسلمان ہو جانے کا علم ہوا تو وہ لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دشمن بن گئے لیکن حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کسی مخالفت کی پروا نہ کی اور استقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر قائم رہے۔
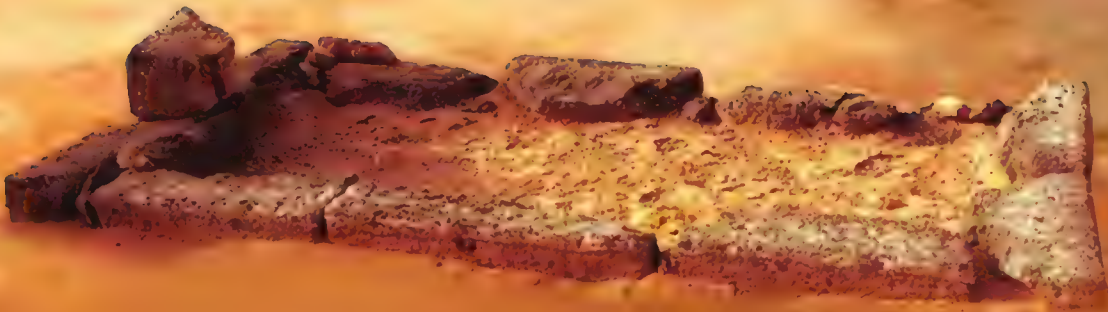
آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسلمانوں کے ساتھ پہلی مرتبہ ملک حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ مدینہ مُنوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت پیارے صحابی ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں آئیں، اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب ''ذُوالنّورین'' یعنی دونُوروں والے مشہور ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ''جامع القرآن'' کے لقب سے بھی مشہور ہیں۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آباد ہوئے تو یہاں پینے کے پانی کی شدید قلّت تھی میٹھے پانی کا صرف ایک ہی کنواں تھا جو ایک یہودی کا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پینتیس ہزار درہم میں یہ کنواں اُس یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ [63]

غزوۂ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں شدید قحط پڑا ہوا تھا اور بے پناہ شدت کی گرمی پڑ رہی تھی۔ ایسے میں مجاہدین کے لیے سواریوں اور سامان جنگ کا انتظام کرنا بڑا ہی کٹھن مرحلہ تھا۔ جب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ تبوک کی تیاری کیلئے امداد جمع کرنے کا اعلان فرمایا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بے مثال سخاوت کا مظاہرہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار اونٹ اور ستّر گھوڑے مجاہدین کی سواری کے لیے اور ایک ہزار اشرفی فوج کے اخراجات کے لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کر دیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ تحفہ قُبول فرما کر دُعا فرمائی کہ اے اللہ تو عثمان سے راضی ہو جا کیونکہ میں بھی اس سے خُوش ہو گیا ہوں۔ [64]

سن ٦ ہجری میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چودہ سو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ احرام باندھ کر عمرہ کرنے کے لیے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اندیشہ تھا کہ شاید کفّارِ مکہ ہمیں عُمرہ ادا کرنے سے روکیں گے لہٰذا مقامِ حُدیبیہ میں پہنچ کر حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کو مکہ بھیجا۔ اُنھوں نے مکّہ پہنچ کر کفّار کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے صُلح کا پیغام پہنچایا۔ کفّارِ مکہ نے حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا کہ آپ اپنا عمرہ ادا کرلیں مگر ہم محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کبھی بھی کعبہ کے قریب نہ آنے دیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار کردیا اور فرمایا کہ میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر اکیلے عمرہ ادا نہیں کرسکتا۔ اس پر بات بڑھ گئی اور کفّار نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ ہی میں روک لیا۔ اُدھر حُدیبیہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ کفّار نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کردیا ہے۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ خبر ملی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ عثمان کے خون کا بدلہ لینا فرض ہے۔ یہ فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ تم سب لوگ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ آخری دم تک تم لوگ میرے وفادار اور جاں نثار رہوگے۔ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نہایت ہی جوش و خروش سے جاں نثاری کا عہد کرتے ہوئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا بایاں ہاتھ مبارک داہنے ہاتھ میں رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی طرف سے بیعت ہے۔[65] یہی وہ بیعت ہے جو تاریخ اسلام میں "بیعتِ رضوان" کے نام سے مشہور ہے۔[66]

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ مقرر ہوئے اور بارہ سال تک خلافت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کی حدود میں بہت زیادہ اضافہ ہوا اور بہت سے ممالک فتح ہو کر سلطنتِ اسلامیہ میں شامل ہوئے۔[67]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خلافت کے دوران کئی اہم اقدامات کیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غریبوں اور مسکینوں کے لیے وظائف مقرّر فرمائے۔ مختلف علاقوں میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ سب سے

اہم ترین کام یہ کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قرآن مجید کے جمع شدہ صحیفے منگوا کر ان کی نقلیں تیار کروا کر اسلامی شہروں میں بھیج دیں اور سب کو حکم دیا کہ وہ قرآن مجید کے اسی نسخے کی پیروی کریں۔ اسی عظیم کام کی وجہ سے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو "جامعُ القرآن" کہا جاتا ہے۔[68]

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت کے چھٹے سال ایک یہودی عبد اللہ بن سبا نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خلاف سازشیں شروع کیں۔ بڑھتے بڑھتے یہ سلسلہ شدّت اختیار کر گیا حتّٰی کہ ایک روز باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان کا گھیراؤ کر لیا۔ کچھ مسلمان آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے باغیوں کے خلاف جنگ کی اجازت چاہی لیکن آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی خاطر مسلمانوں کا خُون بہانا گوارہ نہ کیا۔ آخر کار باغی آپ کے گھر میں گھُس گئے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تلوار کے وار سے شہید کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خُون کے چند قطرے قرآن مجید پر بھی پڑے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نمازِ جنازہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنّت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کی تاریخِ وصال 18 ذی الحج ہے۔[69]

رہنمائے اساتذہ

١. اس سبق کے ذریعے طلبہ / طالبات کو سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت سے روشناس کیجیے۔
٢. آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بے مثال سخاوت کے بارے میں بتا کر طلبہ / طالبات میں بھی ایثار و سخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

الفاظ	معزّز	استقامت	قحط	کٹھن
معانی	عزّت دار	مضبوطی سے قائم رہنا	بارش نہ ہونا	مُشکل

یاد رکھنے کی باتیں

- حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہیں۔
- حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دعوت پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام قبول کیا۔
- حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دو شہزادیاں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں آئیں۔
- آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشہور القاب ذُوالنُّورین اور جامع القُران ہیں۔
- آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام اور مسلمانوں کے لیے بے مثال سخاوت کا مظاہرہ کیا۔
- آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کی حدود میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔
- آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تاریخ وصال 18 ذی الحج ہے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو ذُوالنُّورین کیوں کہتے ہیں؟

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی سخاوت کی کوئی ایک مثال تحریر کیجیے۔

ج۔ بیعتِ رضوان سے کیا مراد ہے؟

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دور میں کون کون سے اقدامات کیے گئے؟

ہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی قبرِ مُبارک کہاں ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مسلمانوں کے تیسرے ___________ ہیں۔

ب۔ حضرت سیّدنا ___________ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی دعوت پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اسلام قبول کیا۔

ج۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جامع القرآن کے ___________ سے بھی مشہور ہیں۔

د۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے میٹھے پانی کا کنواں یہودی سے خرید کر ________ کے لیے وقف کر دیا۔

ہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کی ________ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل جملوں کے درست جواب پر ✓ اور غلط جواب پر ✗ کا نشان لگائیے۔

الف۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 10 سال تک خلافت کی۔ ☐

ب۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ ☐

ج۔ غزوۂ تبوک کے موقع مدینہ منورہ میں شدید بارشیں ہو رہی تھیں۔ ☐

د۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قرآن مجید کو ایک تحریری نسخے کی شکل میں جمع کیا۔ ☐

ہ۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنّت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ☐

کیا آپ جانتے ہیں

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ نفلی روزے رکھتے اور رات کے ابتِدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیّہ رات عبادت کرتے تھے۔[70]

(کراماتِ عثمانِ غنی، صفحہ 9-10، بحوالہ مصنّف ابن ابی شَیبہ جلد 2 صفحہ 173)

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	تفسیر روح البیان	تفسیر نعیمی	ترجمہ کنز العرفان	بہار شریعت
خزائن العرفان	سنن ابو داود	مشکاۃ المصابیح	مرآۃ المناجیح	عجائب القرآن
صحیح بخاری	مستدرک للحاکم	مسند امام احمد	ہمارا اسلام	تاریخ الخلفاء
صحیح مسلم	مصنف ابن ابی شیبہ	مسند ابی یعلیٰ	غیبت کی تباہ کاریاں	حکایتیں اور نصیحتیں
سنن ترمذی	المواہب اللدنیہ	سیرت رسول عربی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	سیرت مصطفی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	فضائل دعا

1 ابوداود، جلد 1، صفحہ 465، حدیث 1474۔
2 ترمذی، جلد 5، صفحہ 271، حدیث 3440۔
3 ہمارا اسلام صفحہ 86 تا 87 سے ماخوذ۔
4 مسلم، جلد 1، صفحہ 55۔
5 بخاری، جلد 9، صفحہ 92، رقم: 7280۔
6 مسلم، جلد 3، صفحہ 1655۔
7 مرآۃ، جلد 6، صفحہ 230 سے ملخص۔
8 مشکوۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 40۔
9 وُضو کا طریقہ، صفحہ نمبر 2 بحوالہ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 120۔
10 تفسیر نعیمی، جلد 1، صفحہ 221 ۔
11 ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ 356 بتغیر قلیل۔
12 خازن، خزائن العرفان موضحاً۔
13 بخاری، رقم 3559، جلد 2، صفحہ 489 ملخصاً۔
14 بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم، جلد 1، حدیث 10۔
15 ہمارا اسلام صفحہ 215 سے ماخوذ۔
16 فتاوٰی ہندیہ، ج ا، ص 104-98 و بہار شریعت، ج 1، ص 629-604 ملتقطاً
17 بخاری جلد 2 صفحہ 702۔
18 سیرت مصطفٰی، صفحہ 114، بحوالہ زرقانی جلد 1، صفحہ 252۔
19 سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 107 تا 125 و سیرتِ رسول عربی، صفحہ 80۔
20 لغۃ الفقہاء، صفحہ 492۔
21 سیرت مصطفٰی، صفحہ 126 تا 130 و سیرتِ رسولِ عربی، صفحہ 90 تا 93 ملخصاً۔
22 سیرت مصطفٰی، صفحہ 138 تا 143 و سیرتِ رسولِ عربی، صفحہ 93 تا 95 ملخصاً۔
23 سیرت مصطفٰی، صفحہ 147 بتغیر قلیل۔
24 سیرت مصطفٰی، صفحہ 144 تا 147 و سیرتِ رسولِ عربی، صفحہ 95 تا 97 ملخصاً۔
25 سیرت مصطفٰی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صفحہ 463۔
26 تفسیر روح البیان، جلد 5، صفحہ 114 سے ملخص۔
27 حکایتیں اور نصیحتیں، صفحہ 252۔
28 ملخص مستدرک، جلد 4، صفحہ 25۔
29 المواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، جلد 6، صفحہ 42، 43۔
30 الشفاء، جلد 1، صفحہ 121 ملتقطاً۔
31 مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 145۔
32 مسلم، جلد 1، صفحہ 68۔
33 مسلم، رقم 2625، صفحہ 1413۔
34 مسند امام احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 410، حدیث 20874۔
35 جنّتی زیور، صفحہ 136-140۔
36 ترمذی، جلد 4، صفحہ 155 و الشفاء، جلد 1، صفحہ 140۔142 ملتقطاً۔
37 عیون الحکایات، جلد 1، صفحہ 186۔
38 المواہب اللدنیہ، جلد 6، صفحہ 254۔345 ملتقطاً۔
39 الشفاء، جلد 1، صفحہ 140 تا 142 ملتقطاً۔
40 الشفاء، جلد 1، صفحہ 140 تا 142 ملتقطاً۔
41 المواہب اللدنیہ و الزرقانی، جلد 2، صفحہ 357 تا 361 ملخصاً۔
42 بہارِ شریعت، حصّہ 16، صفحہ 175، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)
43 مسلم، رقم 2589، صفحہ 1397۔
44 غیبت کی تباہ کاریاں، ص 439، بحوالہ شرح مسلم، لِلنوَوی، جلد 6، صفحہ 112۔
45 مسلم، رقم 105، صفحہ 66۔
46 صحیح البخاری، الحدیث 216، جلد 1، صفحہ 95۔
47 الدَّعواتُ الْکَبِیر لِلْبَیْہَقِی، و غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ 290۔
48 ابوداود، جلد 4، صفحہ 83۔
49 ترمذی، جلد 5، صفحہ 218۔
50 بہارِ شریعت، جنّتی زیور، صفحہ 403 تا 406، سنّتیں اور آداب، صفحہ 102 تا 103 ملخصاً۔
51 مخلصاً سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 122۔
52 بخاری، جلد 4، صفحہ 163، رقم 6226، و مرآۃ، جلد 6، صفحہ 569۔
53 جنّتی زیور، صفحہ 429۔
54 نیک بننے اور بنانے کے طریقے، صفحہ 587، بحوالہ مراۃ المناجیح جلد 6، صفحہ 396۔
55 مخلصاً سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 122۔
56 معجم لغۃ الفقہا، صفحہ 209 موضحاً۔
57 ترمذی، جلد 5، صفحہ 455۔
58 مُسند ابی یعلیٰ، جلد 4، صفحہ 318۔
59 فیض القدیر، جلد 3، صفحہ، 540 موضحاً ۔
60 فضائل دُعا، صفحہ 115 تا 127 و تفسیر نعیمی، جلد 2، صفحہ 214 ملتقطاً۔
61 فضائل دُعا، صفحہ 128 تا 140 ملتقطاً۔
62 عجائب القرآن، صفحہ 21 تا 26۔
63 مرآۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 317 ملخصاً۔
64 سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 487 تا 489 ملتقطاً۔
65 خزائن العرفان بتغیر قلیل۔
66 سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 346 تا 348 ملخصاً۔
67 کراماتِ صحابہ، صفحہ 88۔
68 فتاوی رضویہ، ج 26، ص 439 تا 452 ملخصاً
69 تاریخ الخلفاء و ازالۃ الخفاء وغیرہ، کراماتِ صحابہ، صفحہ 88۔
70 کرامات عثمان غنی، صفحہ 9-10، بحوالہ مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ جلد 2 صفحہ 173۔

باعمل مسلمان بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب اپنے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسُول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔

ہمارا مدنی مقصد

''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی انعامات'' پرعمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دارالمدینہ

ہر ذی شعور تعلیم کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ تعلیم نہ صرف معاشرتی، معاشی اور اخلاقی بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق فرد و معاشرے کو مسائلِ دُنیا سے نمٹنے کا سلیقہ عطا کرتی ہے۔ منظم و مہذب معاشرے ہمیشہ مربوط و بامعنی تعلیم کو حقیقی ترقی کی جانب اولین قدم قرار دیتے ہیں۔ اسی تناظر میں تعلیمی اداروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مادّی ترقی کے میدان میں ایسے افراد تیار کریں جو بااخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ قدر کارکردگی کے حامل اور قابلِ رشک کردار کے مالک بھی ہوں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے جہاں کروڑوں عاشقانِ رسُول کو تعلیم و تربیت کا ایک پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کر کے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں سے ان کا رشتہ مضبوط کیا، وہیں اُمّتِ مُصطفےٰ کے نونہالوں کو بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے انھیں معیاری تعلیم سے آراستہ کرنے کی اہم ذمہ داری کا بیڑا اُٹھایا جس کے نتیجے میں دارالمدینہ کے نام سے انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک میں قائم کردہ اسکول شریعت کے متعین کردہ اُصولوں کے مطابق مستقبل کے معماروں کی تربیت میں مصروف ہیں۔ **دارالمدینہ** کا نظامِ تعلیم **دعوتِ اسلامی** کی اُس مدنی سوچ کا مظہر ہے جو ہمیں دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے زندگی کے معاملات میں معاونت فراہم کرتی ہے۔ **دارالمدینہ** درحقیقت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد (مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ) کی جانب ایک **عملی** قدم ہے جو دُنیا اور آخرت کی بھلائی سمیٹنے کا سامان کرتا ہے۔ **دارالمدینہ** ایسا تعلیمی و تدریسی ماحول فراہم کرتا ہے جہاں اساتذہ و طلبہ سے لے کر دفتری عملے تک اور نصابی کتب کی تصنیف و تالیف سے لے کر تدریسی مشاغل کی انجام دہی تک کے معاملات شرعی تقاضوں کے مطابق سرانجام دینے کی حتّی الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ **دارالمدینہ** بہترین معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تربیت پر بھی خاص توجہ دیتا ہے جس کے نتیجے میں پڑھنے اور پڑھانے والے ہر فرد میں ایک باوقار عاشقِ رسول کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

دارالمدینہ کی چند اہم خصوصیات:

- قرآن مجید اور فرض عُلوم کی تعلیم کا خصوصی اہتمام۔
- دینی و دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج۔
- قومی و عالمی تقاضوں کے مطابق معیاری نصاب۔
- مدنی منّوں/منّیوں کے لیے ابتدا سے ہی الگ الگ کلاسز کا اہتمام۔
- تدریسی تقاضوں کی تکمیل کے لیے وقتاً فوقتاً اساتذہ کی تربیت کا اہتمام۔
- خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فروغ۔
- ہر قسم کے غیر مہذب اور غیر شرعی اُمور سے پاک مدنی ماحول۔
- اہل، تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذۂ کرام۔
- ہم نصابی سرگرمیاں۔
- مختلف تعلیمی سرگرمیوں کے لیے جدید سہولیات۔

کتابوں، کاپیوں اور مقدس تحریروں کا ادب کیجیے۔

9789696910145

Rs. 240

دارالمدینہ (ہیڈ آفس)

دارالمدینہ انٹرنیشنل ایجوکیشن سیکریٹریٹ، پروجیکٹ نمبر 7، پلاٹ نمبر 171، بلاک 13/A، نزد گیلانی مسجد، گلشنِ اقبال، کراچی پاکستان۔

فون نمبر: +92-21-34990226 /+92-21-34813326

ای میل: curriculum@darulmadinah.net

ویب سائٹ: www.darulmadinah.edu.pk | www.dawateislami.net